انوار خطابت

برائے شوال المکرّم

حصۂ دہم

تالیف

مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی

شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ و بانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر

ناشر

ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج حیدرآباد، الہند

Ph.No:04024469996(6:30 to 10:30 pm)

Website: www.ziaislamic.com

Email:zia.islamic@yahoo.co.in

۞......۞......جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں......۞......۞

نام کتاب	:	انوار خطابت، حصۂ دہم، برائے شوال المکرّم
تالیف	:	مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی، شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ وبانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر
طبع اول	:	شوال المکرّم 1432ھ، م سپٹمبر 2011ء
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار (1000)
قیمت	:	35 روپئے
ناشر	:	ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد دکن
کمپوزنگ	:	ابوالبرکات کمپیوٹر سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد دکن فون نمبر: 040-24469996
کتابت	:	حافظ احمد محی الدین رفیع نقشبندی، کامل الفقہ جامعہ نظامیہ
پروف ریڈنگ	:	مولانا محمد خالد علی قادری صاحب، مولانا محمد افسر الدین قادری صاحب
ملنے کے پتے	:	۞ جامعہ نظامیہ، شبلی گنج، حیدرآباد دکن

۞ ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد

۞ دکن ٹریڈرس، مغل پورہ، حیدرآباد

۞ عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدرآباد

۞ ابوالبرکات عطریات، روبرو نقشبندی چمن، مصری گنج، حیدرآباد

۞ مکتبہ فیضان ابوالحسنات، مصری گنج، حیدرآباد

۞ عرش موبائیل سنٹر، انصاری روڈ، حیدرآباد

۞ مکتبہ رفاہ عام، گلبرگہ شریف

۞ تصانیف حضرت بندہ نواز، گیارہ سیڑھی گلبرگہ شریف

۞ ہاشمی محبوب کتب خانہ، تعظیم ترک مسجد، بیجاپور

۞ دیگر تاجران کتب، شہر و مضافات

۞......۞......۞......۞......۞

فہرست

پیش لفظ

الحمدللہ ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر سے حضرت مولانا مفتی حافظ سید ضیاء الدین نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ و بانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر کی کتابوں کی طباعت واشاعت کا سلسلہ جاری ہے ،تاحال عقائد وکلام ،تذکرہ وسیر ،اخلاقیات وفقہیات ،ادبیات وجدید تحقیقات ،تعلیمات وخطبات سے متعلق متعدد کتابیں طبع ہوچکی ہیں ،جن سے ملک وبیرون ملک استفادہ کیا جارہا ہے، ماہ رمضان المبارک میں جدید تحقیقات ،ٹسٹ ٹیوب بے بی 'اسلامی نقطۂ نظر اور DNA ٹسٹ کی شرعی حیثیت کی طباعت عمل میں آئی، نیز اس ماہ مبارک میں ریسرچ سنٹر کے تحت ایک علمی وتحقیقی کتاب "مسائل زکوۃ 'عصر حاضر کے تناظر میں" کی اشاعت بھی عمل میں آئی۔

زیر نظر کتاب "انوار خطابت حصۂ دہم برائے شوال المکرّم" سلسلۂ خطابات کی دسویں کڑی ہے، جس میں مفتی صاحب قبلہ نے چار اہم موضوعات پر خطبات تحریر فرمائے ہیں، (1) رمضان کے بعد ہماری زندگی کیسی ہو؟، (2) حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ فضائل ومناقب، (3) علم ،فضیلت واہمیت، (4) خوف وخشیت' تقرب الہی کا ذریعہ۔

مفتی صاحب قبلہ نے پہلے خطاب میں رمضان کے بعد شریعت مطہرہ پر ثبات واستقامت کے ساتھ کاربند رہنے پر زور دیا ہے، ماہ رمضان کو تربیت وٹریننگ کا مرحلہ قرار دیا، اور اس بات کو واضح کیا کہ رمضان میں بندہ جس طرح نیکیاں کرتا رہا اور

گناہوں سے باز رہا باقی مہینوں میں بھی اسی طرح زندگی بسر کرنی چاہیئے ۔

دوسرے خطاب میں مفتی صاحب قبلہ نے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نسبت قرابت ورشتۂ رضاعت، آپ کے مشرف بہ اسلام ہونے کا واقعہ، القاب مبارکہ، مناقب جمیلہ، فضائل شریفہ کو بہترین پیرایہ میں ذکر فرمایا ہے۔

تیسرے خطاب میں آپ نے قرآن کریم سیکھنے کی فضیلت، علم حدیث حاصل کرنے کی برکت، علم فقہ کی اہمیت کو بیان فرمایا، تعلیم کی جستجو، تعلیم کا مقصد ذکر فرمایا، اور فضیلت علم سے متعلق احادیث شریفہ شامل کی ہیں، جن سے علم کی ضرورت واہمیت عیاں ہوتی ہے۔

چوتھے خطاب میں مفتی صاحب قبلہ نے خوف خدا کی اہمیت کو اجاگر کیا، خوف الٰہی وخشیت خداوندی سے متعلق آیات قرآنیہ، احادیث شریفہ ذکر کریں، اور بطور نمونہ صحابۂ کرام وتابعین عظام اور بزرگان دین کے چند ایک واقعات بیان فرمائے۔

ان چار خطابات کا مجموعہ "انوار خطابت، حصۂ دہم" کی صورت میں آپ کے ہاتھوں میں ہے، انشاء اللہ تعالی آئندہ دو مہینوں کے دو حصوں سے اس سیریز کا حسن اختتام ہوگا۔

اللہ تعالی حضرت مفتی صاحب قبلہ کی تحریری وتقریری کاوشوں کو قبول فرمائے اور اسے اہل اسلام کے لئے مزید مفید وعام بنائے؛ آمین۔

شعبۂ نشر واشاعت

ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج حیدرآباد

www.ziaislamic.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رمضان کے بعد ہماری زندگی کیسی ہو؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنْ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنْ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنْ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنْ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنْ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ : إِنَّ الَّذِینَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ. صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

برادران اسلام! ہر ایمان والے کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ اس کا خالق و مالک اس سے راضی ہو جائے ، رب العزت اسے اپنی خوشنودی سے سرفراز فرمائے ، حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپ کے دربار سے وابستگی بندۂ مومن کی زندگی کا اہم مقصد ہوا کرتا ہے، چنانچہ وہ اپنی منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے اطاعت واتباع کی راہ کو اختیار کرتا ہے، احکام شریعت پر کاربند ہو جاتا ہے ہمیشہ نیکیوں کو انجام دینے کی سعی کرتا ہے، برائیوں سے اجتناب کرنے کی کوشش کرتا ہے اور تقوی وطہارت کی زندگی گزارتا ہے، اللہ تعالٰی اسی بات سے راضی ہوتا ہے کہ اس کے بندے راہ حق پر گامزن رہیں ، رب العالمین کی اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کیا کریں اور متقی و پرہیز گار بن جائیں۔

رمضان المبارک میں اللہ رب العزت نے جو روزے فرض فرمائے ہیں، اس کی اہم حکمت یہ بیان فرمائی کہ روزہ کی برکت سے روزہ دار تقوی کو اختیار کر لیتا ہے اور پرہیز گاری کو اپنا لیتا ہے؛ جس طرح سورۂ بقرہ کی ایکسوتراسیویں (183) آیت مبارکہ میں روزہ کی مقصدیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: **لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ.** تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ!۔(سورۃ البقرۃ۔183)

واضح رہے کہ تقوی اور پرہیز گاری کی یہ حالت محض رمضان المبارک تک ہی محدود نہیں ہونی چاہئے، مذکورہ ارشاد الہی میں جو مقصد بیان کیا گیا اس سے یہی روشنی ملتی ہے کہ روزہ دار کی ساری زندگی تقوی وطہارت کی آئینہ دار ہو، ماہ رمضان میں کی جانے والی عبادتیں اور ریاضتیں ماضی کی یادگار بن کر نہ رہ جائیں بلکہ آئندہ زندگی میں بھی انہی مجاہدات کو اپنایا جائے، کیونکہ تقوی کا مفہوم یہی ہے کہ ہمیشہ رضائے الہی کے حصول کی فکر ہو، بندہ سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو۔

تقوی کے مختلف معانی بیان کئے گئے ہیں؛ علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

التقوی ان لا یراک اللہ حیث نھاک ولا یفقدک حیث امرک.	پرہیز گاری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز سے منع فرمایا اس میں تجھے مشغول نہ پائے اور جس کا حکم فرمایا وہاں غافل نہ پائے۔

(روح المعانی، سورۃ البقرۃ۔2)

کیا رمضان کے بعد رحمت وبرکت کا سلسلہ منقطع ہو گیا؟

حضرات! معلوم ہوا کہ بندۂ مومن کے ہر عمل سے تقوی کا تعلق ہے، رمضان

www.ziaislamic.com

المبارک ہو یا دیگر مہینے' وہ ایسے ہی عمل کو اختیار کرے جس میں خدائے تعالیٰ کی خوشنودی ہو اور اس عمل کو ہرگز نہ اپنائے جو مرضیٔ الٰہی کے خلاف ہو۔

نہ مطلب ہے گدائی سے' نہ یہ خواہش کہ شاہی ہو
الٰہی! ہووے وہ جو کچھ کہ مرضیٔ الٰہی ہو

(خواجہ میر دردؔ)

رمضان المبارک کا سارا مہینہ ہم نیکیوں سے اپنا دامن بھرتے رہے، اس مبارک مہینہ کی برکتیں اور سعادتیں ہمارے مقدر میں آتی رہیں، سارا مہینہ رحمت الٰہی کی چادر ہم پر تنی رہی، سوال یہ ہے کہ کیا برکتوں کا یہ سلسلہ ماہ رمضان کے بعد ختم ہو جائیگا، رحمتوں کی جو چادر ہم پر سایہ فگن تھی، کیا ماہ رمضان گزر جانے کے بعد کھینچ لی جائے گی؟ ہرگز نہیں! ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے اندر اہلیت پیدا کریں، اپنے دامن کو اس قابل بنائیں کہ اس میں ہم دنیا و آخرت کی برکتیں سما سکیں، ہم اپنے اندر اتنی لیاقت پیدا کریں کہ سایۂ رحمت کے نیچے ٹھہرنے کے حقدار بنیں!

ایسا نہ ہو کہ صرف ماہِ رمضان میں نمازی' قرآن کی تلاوت کرنے والے' صدقہ وخیرات میں پہل کرنے والے' راتوں میں شب بیداری وقیام کرنے والے رہیں اور رمضان المبارک کے بعد معاصی کا ارتکاب کرنے والے' گناہوں پر اصرار کرنے والے اور شیطان کے نقش قدم پر چلنے لگیں' جس کے نتیجہ میں اللہ تعالی کے غضب وجلال کا شکار ہو جائیں- اللہ اپنی پناہ میں رکھے۔

ماہ رمضان میں ہمیں خیر وخوبی اس لئے عطا کی گئی تھی کہ ہم نے پرہیز گاری اختیار کی تھی، پورا مہینہ تقوی وطہارت کے پابند رہے اور اس کے گزر جانے کے بعد

اگر ہم تقوی و پرہیز گاری پر استقامت کے ساتھ جمے رہیں تو ضرور ہماری زندگی خوشگوار رہے گی، اگر ماہ رمضان کی طرح دیگر مہینوں میں ہمارے عقائد و اعمال سے متعلق مستقل مزاجی پائی گئی تو یقیناً ہم خیر و برکت سے بہرہ ور رہیں گے، اور ضرور خدائے رحیم کی کرم نوازیاں ہمیں اپنی آغوش میں لے لیں گی، جیسا کہ رب العالمین کا وعدہ ہے' سورۂ اعراف میں ارشاد ہو رہا ہے:

وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ.	اور میری رحمت ہر چیز کو گھیری ہوئی ہے تو میں اسے ضرور ان کے حق میں لکھدوں گا جو پرہیز گاری اختیار کرتے ہیں۔

(سورۃ الاعراف۔156)

اس ارشاد خداوندی سے آشکار ہو رہا ہے کہ جب تک ہم میں تقوی و طہارت ہے' ہم خصوصی رحمتوں کے سایہ میں رہیں گے اور جب تک ہم میں پرہیز گاری پائی جائے، چین وسکون کی زندگی میسر رہے گی۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کی استقامت

برادران اسلام! بزرگان دین کی زندگیوں سے ہم روشنی حاصل کریں کہ ان کا تقوی کس کمال کو پہنچا ہوا تھا، دین پر ان کی استقامت کیسی تھی، حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر تابعی گزرے ہیں' جنہیں سید التابعین کے لقب سے دنیا یاد کرتی ہے' اُن کے حالات ذکر کرتے ہوئے امام ابونعیم اصفہانی نے حلیۃ الاولیاء میں بیان کیا ہے:

حدثنا عبد المنعم بن إدريس، عن أبيه، قال: صلى سعيد بن المسيب الغداة بوضوء العتمة خمسين سنة .	حضرت عبدالمنعم بن ادریس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں؛انہوں نے فرمایا:حضرت سعید بن میبّب رضی اللہ عنہ نے پچاس (50)سال تک عشاء کے وضو سے نماز فجر ادافرمائی
وقال سعيد بن المسيب :ما فاتتني التكبيرة الأولى منذ خمسين سنة، وما نظرت في قفا رجل في الصلاة منذ خمسين سنة.	اورحضرت سعید بن میبّب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے فرمایا:پچاس (50)سال سے کبھی میری تکبیراولیٰ نہیں چھوٹی اور نہ میں نے نماز کے موقع پر پچاس (50)سال سے کسی آدمی کی گدّی دیکھی ہے۔(یعنی ہمیشہ صف اول ہی میں تکبیراولی کے ساتھ نماز پڑھنے کا شرف حاصل رہا۔)

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء طبقۃ اہل المدینۃ ، سعید بن المسیب ، ص186۔187)

یہاں بطور مثال حضرت سعید بن میبّب رضی اللہ عنہ کا واقعہ کا بیان کیا گیا، ورنہ ہمارے تمام اسلاف کرام اور صالحین عظام کی زندگیاں اس طرح کی طاعت وریاضت کے واقعات سے لبریز ہیں؛ جن سے ہمیں اپنی زندگیوں کو پاکیزہ بنانے کا درس وسبق ملتا ہے۔

حضرات !غورفرمائیں کہ حضرت سعید بن میبّب رضی اللہ عنہ کی استقامت کا کیا عالم ہے،خودآپ ارشادفرمارہے ہیں کہ پچاس (50) سال کا طویل عرصہ گزرچکا

لیکن میں نے کبھی پہلی صف کے علاوہ باجماعت نماز ادا نہ کی' جس کی بنا میں نے کبھی اگلی صف والوں کی گدی نہیں دیکھی، پچاس سال میں نسلیں تبدیل ہوجاتی ہیں، حکومتیں بدل جاتی ہیں، نوجوان بڑھاپے کو پہنچ جاتا ہے' لیکن پچاس سال کے طویل عرصہ میں آپ کے پایۂ استقامت میں ذرہ برابر فرق نہ آیا' اس قدر طویل عرصہ میں باجماعت نماز کی ادائیگی، تکبیر اولی کا التزام، صف اول میں شرکت یقیناً غیر معمولی استقامت کی آئینہ دار ہیں، رمضان کے بعد زندگی کو بہتر بنانے والوں کے لئے اور پرہیزگاری پر ثابت قدم رہنے والوں کے لئے یہ ایک بہترین نمونہ ہے۔

ماہ رمضان رخصت ہوا' فیضان خداوندی نہیں!

برادران اسلام! یاد رکھیں کہ ہم نے ماہ رمضان کو تو رخصت کیا ہے لیکن اس کے فیضان کو رخصت نہیں کیا' قرآن کی تلاوت کو رخصت نہیں کیا' اعمال خیر کو رخصت نہیں کیا' جس طرح ہم رمضان المبارک میں اعمال خیر انجام دیا کرتے تھے، اس سلسلہ کو بعد رمضان بھی جاری رکھیں، اس مہینہ میں ہمارا ہر قدم نیکی اور بھلائی کی طرف اٹھا کرتا تھا' صبر وشکر ہمارا شیوہ بن چکا تھا' یہ رفتار وکردار ماہ رمضان کے بعد بھی باقی رہے۔

ماہ رمضان میں ہمارا ہر عمل شریعت مطہرہ کی روشنی میں ہوا کرتا تھا' رمضان المبارک کے گزرنے کے بعد اس اطاعت واتباع میں تساہل اور غفلت نہ ہونے پائے، ایمان والوں کا یہ شعار نہیں کہ وہ احکام الہی سے انحراف کریں، رمضان کے روزہ داروں کا یہ طریقہ نہیں کہ وہ اس مہینہ کے گزر جانے کے بعد ارشادات نبوی سے روگردانی اختیار کریں' کیونکہ شریعت تو ایمان والوں پر ہر حال میں لاگو رہیگی۔

دین پر ثابت قدم رہنے والے دارین میں سعادتمند

حضرات! رمضان المبارک ہو یا دیگر مہینے ، ہر حال میں شریعت مطہرہ پر استقامت ضروری ہے اور دین پر استقامت ہی کامیابی ہے، رب العالمین نے اپنے کلام مجید میں ان بندوں کو سراہا ہے جو اپنے عقیدہ وعمل میں ثابت قدم رہتے ہیں، جیسا کہ خطبہ میں تلاوت کی گئی آیت مبارکہ میں ارشاد ہے:

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ.

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تبارک وتعالی ہے، پھر (اس پر) ثابت قدم رہے، ان پر فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے کہ) تم خوف نہ کرو اور نہ رنجیدہ ہو اور جنت (کے ملنے) پر خوش ہوجاؤ! جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

(سورۃ حم السجدۃ۔30)

حضرات! ایک بندۂ مؤمن میں اپنے عقیدہ وعمل پر استقامت تادم زیست رہنی چاہئے، مرتے دم تک وہ احکام اسلام پر ثابت قدم رہے اور اپنے حسنِ عمل پر مداومت وپابندی کرے، تبھی وہ دارین کی سعادتوں کا حقدار ہوگا، حق تعالی ارشاد فرماتا ہے:

يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ.

اے ایمان والو! اللہ تعالی سے ڈرو! جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور اسلام کی حالت پر ہی دنیا سے رخصت ہوجاؤ۔

(سورۃ اٰل عمران۔102)

جولوگ اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری میں مشغول رہتے ہیں، شب وروز

اس کی نافرمانی سے گریز کرتے ہیں، رات ودن اس کی عبادت وبندگی کیا کرتے ہیں، اسی کی حمد وثنا اور یاد میں اپنے لیل ونہار گزارا کرتے ہیں، اللہ تعالی کی رضا وخوشنودی کے لئے شب بیداری کرتے ہیں، اور کسبِ معاش، تجارت وکاروبار انہیں ذکر الہی سے نہیں روکتے، ایسے بندوں کو بروز قیامت ممتاز مقام دیا جائے گا، جس دن ہر شخص بارگاہ الہی میں خائف وحیراں، لرزاں وترساں حاضر ہوگا؛ اُس دن انہیں امن وقرار، راحت ورحمت سے نواز کر اُن کی امتیازی شان ظاہر کی جائے گی۔

مستدرک علی الصحیحین میں حدیث پاک ہے:

عن عقبة بن عامر الجهنی رضی الله عنه ، قال :کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر فکنا نتناوب الرعية ، فلما کانت نوبتی سرحت إبلی ، ثم رجعت فجئت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یخطب الناس

سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، اُنہوں نے فرمایا: ہم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو ہم باری باری سے اُونٹوں کو چَرانے کی ذمہ داری لیتے تھے ، جب میری باری آئی تو میں نے اپنے اونٹوں کو چَرنے کے لئے بھیجا' پھر واپس ہوکر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا' جبکہ آپ صحابہ کے درمیان خطبہ ارشاد فرمارہے تھے'

فسمعته يقول .... :يجمع الناس في صعيد واحد ينفذهم البصر ويسمعهم الداعي فينادي مناد سيعلم أهل الجمع لمن الكرم اليوم ثلاث مرات ثم يقول :أين الذين كانت تتجافى جنوبهم عن المضاجع ، ثم يقول:

تو میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا : ......لوگوں کوایک ایسے میدان میں جمع کیا جائے گا کہ نگاہ اُن کو پالے گی، داعی اُن کو اپنی آواز سنائے گا ، ایک ندا دینے والا ندا دے گا: ضرور سارا مجمع جان لے گا کہ آج بزرگی کس کے لئے ہے، یہ ندا تین مرتبہ ہوگی ، پھر ندا دینے والا کہے گا : وہ لوگ کہاں ہیں جن کے پہلو خوابگاہوں سے علٰحدہ ہوجایا کرتے تھے؟ پھر کہے گا:

أين الذين كانوا (لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله) إلى آخر الآية ، ثم ينادي مناد سيعلم الجمع لمن الكرم اليوم ، ثم يقول أين الحمادون الذين كانوا يحمدون ربهم هذا حديث صحيح

وہ لوگ کہاں ہیں جنہیں اللہ کے ذکر سے‘نماز ادا کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے نہ تجارت غافل کرتی تھی اور نہ خرید وفروخت ، وہ اس دن سے ڈرتے تھے جس میں دل اور نگاہیں مضطرب ہوں گی ۔ پھر ندا دینے والا ندا دے گا: ضرور تمام لوگ جان لیں گے کہ آج بزرگی کس کے لئے ہے، پھر کہے گا: خوب حمد کرنے والے کہاں ہیں جو اپنے رب کی حمد وثنا کیا کرتے تھے ۔ یہ صحیح حدیث ہے۔

(المستدرک علی الصحیحین تفسیر سورۃ النور، کتاب التفسیر، حدیث نمبر: 3467)

استقامت کے بارے میں علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے روح البیان میں لکھا ہے:

قال الشیخ ابوطالب رحمه الله مداومة الاوراد من اخلاق المؤمن وطریق العابدین وهی مزید الایمان وعلامة الایقان.	شیخ ابوطالب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: معمولات کو بہ پابندی انجام دینا ایمان والوں کے اخلاق سے ہے اور عبادت گزاروں کا طریقہ ہے نیز یہ ایمان میں اضافہ کا باعث اور ایقان کی علامت ہے۔

(تفسیر روح البیان،سورۃ اٰل عمران۔112)

استقامت فی الدین کی برکت

برادران اسلام! نیک اعمال پر ثابت قدمی،خیروبھلائی کی انجام دہی پر استقامت کی وجہ سے آدمی کا مقام ومرتبہ بلند ہوتا ہے، مصیبتیں دفع ہوجاتی ہیں،جیسا کہ نزہۃ المجالس میں بنی اسرائیل کی ایک مستقل مزاج،دین پر ثابت قدم اور عبادت گزار خاتون کا واقعہ مذکور ہے:

کان فی بنی إسرائیل امرأة صالحة محافظة علی الصلاة فی وقتها ولها زوج کافر فنهاهاعن ذلک فلم تطعه،	بنی اسرائیل میں ایک نیک وصالح خاتون نماز کو بروقت پابندی کے ساتھ ادا کیا کرتی تھی، اس خاتون کا شوہر غیر مسلم تھا(سابقہ شریعت میں غیر مسلم سے نکاح کرنا منع نہیں تھا)جو اُسے نماز سے روکتا تھا اور وہ خاتون اس کی بات نہیں مانتی تھی،

www.ziaislamic.com

فأودعها مالا ثم سرقه وألقاه في البحر فابتلعته سمكة فأخذها صياد وباعها لزوج المرأة فأخذتها لتصلحها فوجدت الصرة التي فيها المال في جوفها فوضعتها في مكانها ثم طلب منها المال فدفعته إليه فتعجب من ذلك فأوقدت المرأة تنورا لتخبز فيه العجين فرماها الكافر فيه فقالت يا واحد أحد ليس لي على النار جلد فخمدت النار بإذن الله.

شوہر نے اس خاتون کے پاس کچھ مال امانت رکھا' پھر خود اُسے چوری کیا اور اُسے سمندر میں ڈال دیا، اُس مال کو ایک مچھلی نے نگلا تو ایک شکاری نے اُس مچھلی کا شکار کیا اور اُسے نیک خاتون کے شوہر کو فروخت کیا ، خاتون نے مچھلی لی تا کہ اُسے استعمال کرے تو اس کے پیٹ میں وہ تھیلی پائی؛ جس میں مالِ امانت رکھا ہوا تھا' پھر اس نے تھیلی کو اُس کی جگہ رکھدیا اور شوہر نے اُس سے وہ امانت طلب کی تو خاتون نے امانت کو بہ حفاظت واپس کردیا، شوہر نے امانت کی واپسی پر تعجب کیا، خاتون نے تنّور جلایا تا کہ اُس پر روٹی پکائے تو غیر مسلم شوہر نے خاتون کو تنّور میں پھینک ڈالا ، خاتون نے کہا: اے وہ تنہا ذات جس کا کوئی شریک نہیں! میں آگ کی تاب نہیں لاسکتی' تو اللہ تعالی کے حکم سے اسی وقت آگ بجھ گئی۔

(نزھۃ المجالس ومنتخب النفائس، ج1، ص105)

ماہ رمضان میں کی گئی تربیت کا مقصود

حضرات! رمضان کے مہینہ میں خصوصی طور پر ہماری روحانی تربیت کی گئی تھی، روزہ کی حالت میں ہم نے یہ بات ہمیشہ ملحوظ رکھی کہ اللہ تعالی ہمیں دیکھ رہا ہے، یہی وجہ تھی

کہ روزہ دار بند کمرہ میں بھی بھوک سے بے قرار، پیاس سے بے تاب ہونے کے باوجود کبھی کچھ کھا پی لینے کی جسارت نہیں کیا کیونکہ اس کو یقین ہے کہ کوئی دیکھے یا نہ دیکھے، میرا پروردگار مجھ سے بے خبر نہیں ہے، میرا پالن ہار تو مجھے دیکھ رہا ہے، کیونکہ اسے پہلے ہی سے آگاہ کردیا گیا تھا، حق تعالی ارشاد فرماتا ہے:

اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالی دیکھ رہا ہے۔
(سورۃ العلق۔14)

اس تربیت کا مقصود یہی ہیکہ بعد رمضان بھی ہر وقت انسان یہی کیفیت اپنے اندر باقی رکھے اور ہمیشہ اس بات کو ملحوظ نظر رکھے کہ مالک ومولی مجھے دیکھ رہا ہے، میری گفتار وکردار، سماعت وبصارت اور چال چلن پر نظر رکھا ہوا ہے، یہ کیفیت باقی رہے اور یہ بات ذہن نشین رہے تو قدم کبھی ناجائز مقامات کی طرف نہیں بڑھیں گے، اس کی زبان کبھی لغویات وبدگوئی میں ملوث نہیں ہوگی، ہاتھ کبھی خلاف شرع امور کا ارتکاب نہیں کریں گے اور آنکھیں کبھی قبیح مناظر اور غیر محارم کی طرف نہیں اٹھیں گی۔

تربیت رمضان فکر وعمل کی حفاظت کا ذریعہ

حضرات !رمضان المبارک کی اس عظیم روحانی تربیت کے بعد کل بروز قیامت کوئی شخص عذر نہیں کرسکے گا کہ نفس وشیطان کے مکر وفریب میں آکر ہم گناہ کر بیٹھے ہیں، کیونکہ ایک ماہ کی تربیت میں شیطان کو قید کردیا گیا تھا اور روزوں کے ذریعہ نفس کی اصلاح کی گئی، تلاوت قرآن کریم اور تراویح کے ذریعہ روحانی قوت میں اضافہ کردیا گیا، جس طرح ملک کی حفاظت کے لئے فوج تیار کرکے سرحد پر کھڑا کیا جاتا ہے تاکہ دشمن ملک میں داخل نہ ہو؛ اسی طرح ایمان کا ملک جو اعمال صالحہ کے ذریعہ

آباد ہے اس کی حفاظت کیلئے انسان کی روحانی تربیت کی گئی اور اسے مستعد کردیا گیا کہ کہیں شیطان اس کے ایمان وعقیدہ اور اعمال صالحہ کو برباد نہ کرسکے۔

رمضان کے بعد بھی ہمیں اعمال صالحہ انجام دیتے ہوئے تقوی وطہارت والی زندگی بسر کرنی لازم ہے اور شریعت مطہرہ کے ہر حکم پر عمل آوری ضروری ہے، چونکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو عمل فرماتے ہمیشہ اس پر مداومت فرماتے اور اس عمل کو ترک نہیں فرماتے، آپ کا عمل کسی زمانہ یا مدت پر منحصر نہیں ہوتا' جیسا کہ صحیح بخاری شریف وصحیح مسلم شریف وغیرہ میں حدیث پاک ہے:

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الأَيَّامِ قَالَتْ لاَ . كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَسْتَطِيعُ.

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا: میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا: اے ام المؤمنین! حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عملِ مبارک کیسا ہوا کرتا' کیا آپ (عمل کے لئے) کچھ دن مخصوص فرمایا کرتے تھے؟ حضرت ام المؤمنین نے فرمایا: نہیں! آپ کا عمل مبارک ہمیشہ ہوا کرتا' تم میں کون اس طرح عمل کرسکتا ہے؟ جس طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب فضیلۃ العمل الدائم ......، حدیث نمبر: 1865۔ صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب ھل یخص شیئا من الایام، حدیث نمبر: 1981)

بحیثیت مسلمان ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اللہ تعالی اوراس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احکام پرعمل پیرا رہیں' پنجوقتہ نماز باجماعت پڑھنے کا اہتمام کریں' قرآن کریم کی تلاوت کریں' والدین کی خدمت کریں' غرباء وفقراء کا خیال رکھیں' مفلس ونادار حضرات کی مدد کریں' حقوق اللہ وحقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں۔

بارگاہ یزدی میں دعا کریں کہ اللہ تعالی ماہ رمضان کی طرح سال بھر ہمیں اپنی رحمتوں کے زیر سایہ عبادت وبندگی میں مصروف رکھے ،اطاعت وفرمانداری کی توفیق عطا فرمائے، گناہوں کے ارتکاب' شیطان کے مکروفریب سے بچائے' اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے تصدق میں ہمیں نافرمانی ومعصیت سے باز رکھے' عمل صالح کی توفیق خیر مرحمت فرمائے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمِین بِجَاہِ سَیِّدِنَا طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.
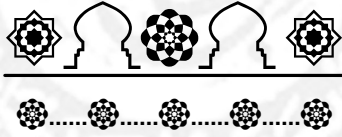
E:\1\m\allah-circle-bw.jpg not found.

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ فضائل ومناقب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنْ، وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنْ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنْ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنْ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنْ .

اَمَّا بَعْدُ !فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِینَ قُتِلُوْا فِی سَبِیلِ اللّٰہِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُونَ. صدق الله العظیم .

برادران اسلام! اللہ تعالی نے امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نسبت گرامی کے سبب حضرات اہل بیت کرام وحضرات صحابۂ عظام رضی اللہ تعالی عنہم کو امتیازی شان اور خصوصی فضیلت عطا فرمائی،ان کے سروں پر عظمت ورفعت کا تاج سجایا اورانہیں شرافت وبزرگی کی نعمت لازوال سے مالامال فرمایا۔

اللہ تعالی نے حضرات اہل بیت کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو ہرطرح کی گندگی خواہ وہ فکری ہو یا اعتقادی،علمی ہو یا عملی،ظاہری ہو یا باطنی ہرطرح کی نجاست وگندگی سے پاک وصاف رکھااوران کی پاکی وطہارت کے بیان میں آیت کریمہ نازل فرمائی:

إِنَّمَا یُرِیدُ اللَّهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیرًا .	بیشک اللہ تعالی تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھرانے والو کہ تم سے ہر ناپاکی کو دور رکھے اور تمہیں پاک کرکے خوب ستھرا کردے۔

(سورۃ الاحزاب۔33)

www.ziaislamic.com

اورحضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے متعلق اپنی رضاوخوشنودی کا اس طرح اظہارفرمایا:

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ .

اللہ تعالی ان تمام (صحابۂ کرام) سے راضی ہوگیا اوروہ اللہ تعالی سے راضی ہوگئے، اوراللہ تعالی نے ان کے لئے (بہشت کے) ایسے باغ تیار کئے ہیں؛ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

(سورۃ التوبۃ ۔100)

اسی طرح سورۂ نساء میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنٰى .

اوراللہ تعالی نے تمام صحابۂ کرام سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

(سورۃ النساء ۔95)

حضرات! ہمارے لئے سعادت اورنجات کا ذریعہ یہی ہے کہ ہم اپنے دلوں کو حضرات اہل بیت کرام کی محبت سے آباد کریں اورحضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی محبت سے اپنے قلوب کوروشن ومنور کریں، کیونکہ یہی وہ مقدس حضرات ہیں جو ہماری نجات کا ذریعہ بھی ہیں اور ہمارے لئے ہدایت کا معیار بھی ہیں۔

ان ذوات قدسیہ میں بعض وہ مقدس ہستیاں ہیں جنہیں خالق کائنات نے اہل بیت نبوت اورحضوراکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قرابت کے شرف سے بھی نوازا ہے اور صحابیت کے درجۂ باکمال سے بھی بہرہ مندفرمایا ہے، انہی مقدس، باکمال وبے مثال

عبقری شخصیات میں ایک صاحبِ عظمت ورفعت ہستی، سید الشہداء، شیر خدا سیدنا ابوعمارہ امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی ذات گرامی نمایاں حیثیت کی حامل ہے۔

برادران اسلام! چونکہ شوال المکرّم کی 11 تاریخ کو اور ایک روایت کے مطابق 7یا15 شوال المکرّم کو اسلام کا ایک عظیم معرکہ "غزوۂ احد" رونما ہوا اور اس معرکہ میں ستر (70) صحابۂ کرام جام شہادت نوش کئے، جن میں سرفہرست سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچا جان سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ ہیں، اسی مناسبت سے آج آپ کے فضائل ومناقب بیان کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔

خطبہ میں جس آیت کریمہ کی تلاوت کا شرف حاصل کیا گیا اس میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ . اور جو لوگ اللہ تعالی کے راستہ میں شہید کئے گئے انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھنا بلکہ اللہ تعالی کے نزدیک زندہ ہیں اوران کو رزق مل رہا ہے۔

(سورۃ اٰل عمران۔169)

حضرات! اس آیت کریمہ میں عمومی طور پر تمام شہداء کرام کی حیات اورانہیں ملنے والی نعمتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، حقیقت میں یہ آیت کریمہ سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ اور آپ کے ساتھ شہید ہونے والے حضرات کی شان میں نازل ہوئی، جیسا کہ مستدرک علی الصحیحین میں روایت ہے:

عن ابن عباس رضی الله عنهما ، قال : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا:

نزلت هذه الآية في حمزة وأصحابه (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ.

یہ آیت کریمہ "وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ. ترجمہ: اور جولوگ اللہ تعالی کے راستہ میں شہید کئے گئے انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھنا بلکہ اللہ تعالی کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے۔" سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ اور آپ کے ساتھ شہید ہونے والے حضرات کی شان میں نازل ہوئی۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الحج، حدیث نمبر 3414)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نسبت قرابت ورضاعت

حضرات! سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نسبت قرابت بھی حاصل ہے اور رشتۂ رضاعت بھی، آپ نسبی رشتہ کے لحاظ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچا جان ہیں اور چونکہ حضرت ثُوَیبہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو بھی دودھ پلایا ہے، اس لحاظ سے آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دودھ شریک بھائی بھی ہیں، جیسا کہ سیرت کی معروف کتاب "الروض الانف" میں مذکور ہے:

......وَذَكَرَ إِسْلَامَ حَمْزَةَ وَأُمُّهُ هَالَةُ بِنْتُ أُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ،

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کے اسلام قبول کرنے کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت ابن اسحاق رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: آپ کی والدہ حضرت ہالہ بنت اُہَیب بن عبد مناف بن زُہرَہ ہیں،

وَأُهَيْــــبُ عَــمّ آمِـنَـةَ بِـنْتِ وَهْبٍ تَزَوّجَهَا عَبْــدُ الْــمُـطّلِـبِ ، وَتَزَوّجَ ابْنُهُ عَبْدُ اللّهِ آمِـــنَـةَ فِــى سَـــاعَةٍ وَاحِدَةٍ فَوَلَدَتْ هَالَةُ لِـعَبْــدِ الْــمُـطّلِـبِ حَـمْــزَةَ .وَوَلَـدَتْ آمِـنَـةُ لِـعَبْـدِ الـلّـــهِ رَسُـولَ اللّهِ . صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ . ثُمّ أَرْضَعَتْهُمَا ثُوَيْبَةُ.

اور حضرت اہیب سیدہ آمنہ بنت وہب رضی اللہ تعالی عنہا کے چچا جان ہیں، حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضرت ہالہ سے نکاح کیا اور اس زمانہ میں آپ کے شہزادے سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا سے عقد فرمایا، تو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو حضرت ہالہ کے بطن سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ تولد ہوئے اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تولد ہوئے، پھر حضرت ثُوَیبہ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں حضرات کو دودھ پلانے کی سعادت حاصل کی۔

(الروض الأنف، إسلام حمزة رضی اللہ عنہ)

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور شان رسالت ﷺ کا دفاع

حضرات! خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چالیس سال کی عمر مبارک میں نبوت کا اعلان فرمایا اور مسلسل دین اسلام کی تبلیغ واشاعت فرماتے رہے، جس کے نتیجہ میں اسلام ترقی کرتا ہوا امن وامان کی چادر پھیلاتا جارہا تھا، دن بہ دن لوگ حلقہ بگوش اسلام ہونے لگے، اب ایسے لوگوں کی باری تھی جو جاہ وجلال، عزت وعظمت رکھتے ہوں اور اہل مکہ میں ان کا رعب ودبدبہ ہو اور ان کی بات ٹالی نہ جاتی ہو۔

چنانچہ اعلان نبوت کے چھٹے سال ایسی مقدس ہستیاں قلعۂ اسلام میں داخل ہوئیں؛ جن سے اسلام کا پرچم مزید بلند ہوا اور مسلمان علانیہ طور پر معبود حقیقی کی عبادت کرنے لگے۔

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بے حد محبت کرتے تھے اور سرداران قریش میں آپ بڑی بہادری و دلیری رکھتے تھے، صبح شکار کے لئے جاتے تو شام گھر واپس لوٹتے، پھر خانۂ کعبہ کے طواف کے لئے آتے، اس کے بعد قریش کے سرداروں کی محفل میں بیٹھتے تھے۔

ایک دن معمول کے مطابق جب شکار سے واپس لوٹے تو آپ کی بہن حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ آج ابوجہل نے آپ کے بھتیجے کے ساتھ کیسا گستاخانہ برتاؤ کیا؟ یہ سن کر سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اپنی تیر کمان لیکر ابوجہل کے پاس پہنچ گئے اور کمان سے بڑی قوت کے ساتھ اس کے سر پر ایسا مارا کہ اس کا سر پھٹ گیا اور فرمایا: کیا تو نہیں جانتا کہ میں بھی انہی کے دین پر ہوں! یہ دیکھ کر قبیلہ بنی مخزوم کے لوگ ابوجہل کی مدد کیلئے آئے تو اس نے یہ سوچ کر کہ کہیں بنی ہاشم سے بنی مخزوم کی جنگ نہ چھڑ جائے، کہنے لگا: جانے دو! میں نے آج ان کے بھتیجے کو بہت سخت سست کہا۔ (شرح الزرقانی علی المواہب، ج 1، ص 477۔سبل الھدی والرشاد، ج2، ص332۔الروض الانف، اسلام حمزۃ رضی اللہ عنہ، ج2، ص43)

اولاد امجاد

حضرات! سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے متعلق کتب سیر و تاریخ میں یہ تفصیل ملتی ہے کہ آپ کو دو (2) شہزادے اور تین (3) شہزادیاں ہیں، جیسا کہ سبل الہدی والرشاد میں مذکور ہے:

واثنان لحمزة عمارة، ويعلى، ...وواحدة لحمزة وهي أمامة، ويقال أمة الله...ولحمزة أيضا ابنة تسمى أم الفضل وابنة تسمى فاطمة.	حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کو دوشہزادے (1) حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ اور (2) حضرت یعلی رضی اللہ عنہ ہیں،اور آپ کو تین شہزادیاں ہیں ،ایک شہزادی کا نام: (1) حضرت امامہ رضی اللہ تعالی عنہا جنہیں "امۃ اللہ " بھی کہا جاتا ہے ،(2)اور دوسری شہزادی کا نام: حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا (3) اور تیسری شہزادی کا نام: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے۔(ترجمہ ملخصاً)

(سبل الهدى والرشاد، في سيرة خير العباد، جماع أبواب أعمامه وعماته وأولادهم وأخواله صلى اللہ علیہ وسلم، ج11، 82)

دعاءِ حبیب کی برکت سے مشرف بہ اسلام

برادران اسلام! سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ جو مشرف بہ اسلام ہوئے دراصل یہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دعاء مقبول کا نتیجہ تھا،خود سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

أَنّهُ قَالَ لَمّا احْتَمَلَنِي الْغَضَبُ وَقُلْت : أَنَا عَلَى آبَائِي وَقَوْمِي ، وَبِتّ مِنْ الشّكّ فِي أَمْرٍ عَظِيمٍ لَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمّ أَتَيْت الْكَعْبَةَ ،	واقعہ یہ ہے کہ جب مجھ پر غصہ غالب ہوگیا تو میں نے کہا کہ میں اپنی قوم وقبیلہ کے دین پر ہوں ،اور میں نے بڑی کشمکش میں اس اہم معاملہ میں اس طرح رات گزاری کہ لمحہ بھر بھی نہ سویا، پھر میں کعبۃ اللہ شریف کے پاس آیا

وَتَضَرَّعتُ إِلَى اللّٰهِ سُبُحَانَهُ أَنْ يَشْرَحَ صَدْرِي لِلْحَقِّ وَيُذْهِبَ عَنّي الرَّيْبَ فَمَا اسْتَتْمَمْتُ دُعَائِي حَتّٰى زَاحَ عَنّي الْبَاطِلُ وَامْتَلَأَ قَلْبِي يَقِينًا أَوْ كَمَا قَالَ. فَغَدَوْت إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَأَخْبَرْته بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِي ، فَدَعَا لِي بِأَنْ يُثَبِّتَنِي اللّٰهُ وَقَالَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطّلِبِ حِينَ أَسْلَمَ.

اور اللہ سبحانہ وتعالی کے دربار میں تضرع وزاری کی کہ اللہ تعالی میرے سینہ کوحق کے لئے کھول دے اور مجھ سے شک وشبہ کو دفع کردے،تو میں نے ابھی دعاختم بھی نہ کی تھی کہ باطل مجھ سے دور ہوگیا اور میرا قلب یقین کی دولت سے مالا مال ہوگیا۔ پھر صبح میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی تمام حالت بیان کی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے میرے حق میں دعا فرمائی کہ اللہ تعالی مجھے اس نعمت اسلام پر ہمیشہ ثابت قدم رکھے۔جس وقت آپ نے اسلام قبول کیا یہ اشعار کہے:

حَمِدْت اللّٰهَ حِينَ هَدَى فُؤَادِي ... إلَى الْإِسْلَامِ وَالدّينِ الْحَنِيفِ

میں اللہ تعالی کی تعریف بجالاتا ہوں اور اس کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے میرے دل کواسلام اوردین حنیف کے لئے کھول دیا۔

لِدِينٍ جَاءَ مِنْ رَبّ عَزِيزٍ ... خَبِيرٍ بِالْعِبَادِ بِهِمْ لَطِيفِ

یہ وہ مبارک دین ہے جوایسے پروردگار کی جانب سے آیا ہے جوغلبہ والا ،

بندوں کی خبر رکھنے والا ہے اور اُن پر مہربان ہے۔

إِذَا تُـلِيَـتْ رَسَـائِلُهُ تَحَدّرَ دَمْعُ ذِی

عَــــلَيْـــنَـــــا اللّبِّ الْحَصِيفِ

جب اس خدائے واحد کی آیتیں ہمارے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو کامل عقل رکھنے والے شخص کے آنسو بے اختیار بہہ جاتے ہیں۔

رَسَائِلُ جَاءَ أَحْمَدُ بِآيَاتِ مُبَيّنَةِ

مِـــنْ هُـــدَاهَــــا الْحُرُوفِ

یہ وہ باعظمت احکام ہیں کہ اُن کی ہدایت دینے کے لئے حضرت احمد مجتبی محمد عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایسی روشن آیات لائے ہیں جن کے ہر حرف میں ہدایت ہے۔

وَأَحْـمَـدُ مُـصْطَفًى فَلَا تَغْشَوْهُ بِالْقَوْلِ

فِيــنَـــا مُطَـــاعٌ الْعَنِيفِ

اور حضرت احمد مجتبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ تعالی کی جانب سے ہم میں منتخب اور برگزیدہ ہیں اور آپ کے ہر حکم کی تعمیل کی جاتی ہے، تو اے لوگو! ان کی تعلیمات کو باطل کے ذریعہ نہ چھپاؤ!۔ (الروض الأنف، إسلام حمزۃ رضی اللہ عنہ، ج2،ص43۔)

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا سینہ نور سے معمور، قرآن کریم کی گواہی

برادران اسلام ! انسان کی خوش بختی اور سعادت مندی یہ ہے کہ وہ دامن اسلام سے وابستہ رہے، ایمان کے انوار سے اپنے دل و جان کو روشن ومنور کرے، اسی

لئے بندۂ مؤمن کی عین آرزو وتمنا یہی ہوتی ہے کہ جب تک وہ زندہ رہے اسلام پر ثابت قدم رہے اور موت بھی آئے تو ایمان کی حالت میں آئے اور اس کا خاتمہ بالخیر ہو۔ یہ تو عمومی طور پر تمام اہل ایمان کی کیفیت ہے لیکن سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی ذات قدسی صفات وہ ہے، جن کے سینہ کو اللہ تعالی نے اسلام کے لئے کھول دیا تھا اور اُسے نور ایمان سے معمور فرما دیا تھا۔

سورۂ زمر میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِنْ رَبِّهِ فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ أُولَئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ .	بھلا جس شخص کا سینہ اللہ تعالی نے اسلام کے لئے کھول دیا اور وہ اپنے رب کی طرف سے روشنی میں ہے (تو کیا وہ سخت دل کافر کی طرح ہوگا) تو ان کے لئے خرابی ہے جن کے دل اللہ تعالی کی یاد سے سخت ہو رہے ہیں اور یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

(سورۃ الزمر۔22)

برادران اسلام! اس آیت کریمہ میں عمومی طور پر ان حضرات کا تذکرہ کیا گیا جن کے سینوں کو اللہ تعالی نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے اور انہیں روشن ومنور بھی فرما دیا ہے، نیز ان کی عظمت ورفعت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حضرات ہرگز اس شخص کی طرح نہیں ہوسکتے جس کا دل یادِ الہی سے غافل ہے، تاہم علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے "تفسیر روح البیان" میں لکھا ہے کہ یہ آیت کریمہ بطور خاص سیدنا امیر حمزہ اور سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہما کی شان میں نازل ہوئی، جیسا کہ تفسیر روح البیان میں ہے:

واعلم ان الآية عامة فيمن شرح صدره للاسلام بخلق الايمان فيه وقيل نزلت فی حمزة بن عبد المطلب وعلی بن ابی طالب رضی الله عنهما وابی لهب وولده .فحمزة وعلی ممن شرح الله صدره للاسلام .وابو لهب وولده من الذين قست قلوبهم فالرحمة للمشروح صدره والغضب للقاسی قلبه.

اس بات کو ذہن نشین کرلو کہ یہ آیت کریمہ ان حضرات کے حق میں وارد ہوئی ہے جن کے سینوں میں ایمان کی شمع روشن کرکے انہیں اسلام کے لئے کھول دیا گیا ہو۔نیز یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ آیت کریمہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ اور سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں اور ابولہب اور اس کے لڑکے کی مذمت میں نازل ہوئی، کیونکہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ اور سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ یہ وہ برگزیدہ حضرات ہیں جن کے سینہ کو اللہ تعالی نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے،اور ابولہب اور اس کا لڑکا ان لوگوں میں سے ہے جن کے دل سخت ہوگئے ہیں۔تو اللہ تعالی کی خصوصی رحمت اس خوش نصیب کے لئے ہے جس کا شرح صدر ہوگیا ہو،اور اللہ تعالی کا غضب وقہر اس کے لئے ہے جس کا دل سخت ہوگیا ہے۔

(تفسیر روح البیان،سورۃ الزمر۔22)

القاب مبارکہ

حضرات! سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کو جن مبارک القاب سے یاد کیا جاتا ہے ان میں سے چند یہ ہیں: (1) سید الشہداء، (2) اسد اللہ، (3) اسد الرسول،

(4)افضل الشہداء ،(5)فاعل الخیرات،(نیکیاں کرنے والے)(6)کاشف الکربات(مصائب کودور کرنے والے)۔

محبوب دوجہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کوآپ کا نام بھی محبوب

حضرات!سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ وہ باعظمت صحابی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم صرف آپ کی ذات ہی سے محبت نہیں کرتے بلکہ آپ کا نام بھی بے حد پسند فرماتے تھے،جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہے:

عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما ، قال : ولد لرجل منا غلام فقالوا : ما نسميه ؟ فقال النبی صلی الله عليه وسلم : سموه بأحب الأسماء إلى حمزة بن عبد المطلب .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے،انہوں نے فرمایا:ہمارے قبیلہ کے ایک صاحب کو لڑکا تولد ہوا،تو انہوں نے عرض کیا کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا جائے؟تو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشادفرمایا:مجھے سب سے زیادہ محبوب جونام ہے وہی اس لڑکے کا نام رکھاجائے!(مجھے سب سے پسندیدہ نام)"حمزہ بن عبدالمطلب"رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم،ذکر إسلام حمزة بن عبد المطلب ،حدیث نمبر4876)

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے حضرت جبریل علیہ السلام کا دیدار کیا

برادران اسلام!سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے بحالت ایمان حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا چہرۂ انور دیکھ کرصحابیت کا عظیم مرتبہ حاصل کیا اوراسی نبی برحق

www.ziaislamic.com

صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت بابرکت میں ایک معروضہ کیا کہ وہ وحی الٰہی کے امین، سدرۃ المنتہی کے مکین حضرت جبریل امین علیہ السلام کو ان کی حقیقی صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس درخواست کو منظور فرمایا۔ جب روح الامین بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اوپر دیکھو! سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے جب نگاہ اٹھائی تو کیا دیکھتے ہیں کہ سامنے حضرت جبریل علیہ السلام ہیں، چنانچہ امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے "دلائل النبوۃ" میں روایت نقل کی ہے:

عن عمار بن أبی عمار ، أن حمزة بن عبد المطلب قال : یا رسول الله أرنی جبریل علیه السلام فی صورته . فقال : إنک لا تستطیع أن تراه قال : بلی فأرنیه .قال : فاقعد ، فقعد، فنزل جبریل علیه السلام علی خشبة کانت فی الکعبة یلقی المشرکون علیها ثیابهم إذا طافوا فقال النبی صلی الله علیه وسلم :

حضرت عمار بن ابو عمار رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالی عنہما نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! مجھے جبریل امین علیہ السلام کا ان کی حقیقی صورت میں دیدار کروائیے! تو آپ نے ارشاد فرمایا: آپ انہیں حقیقی صورت میں نہیں دیکھ سکتے! انہوں نے عرض کیا: یقیناً میں نہیں دیکھ سکتا لیکن آپ مجھے دکھائیے! آپ نے ارشاد فرمایا: بیٹھ جاؤ! جب وہ بیٹھ گئے، تو حضرت جبریل علیہ السلام خانۂ کعبہ کی اس لکڑی پر اتر آئے جس پر مشرکین طواف کے وقت اپنے کپڑے ڈالا کرتے، پھر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ارفع طرفک فانظر ، فرفع طرفه، فرأى قدميه مثل الزبرجد كالزرع الأخضر فخر مغشيا عليه .

اپنی نگاہ اٹھاؤاور دیکھو!انہوں نے اپنی نگاہ اٹھائی اورحضرت جبریل علیہ السلام کے دونوں قدموں کو دیکھا جو زمرد کی مانند سبز کھیتی کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔تو(کثرت انوار کی وجہ سے)آپ پر بےخودی طاری ہوگئی۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی ، جماع أبواب کیفیۃ نزول الوحی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،حدیث نمبر3010)

ہدیۂ درود"میزان میں سب سے وزنی عمل

برادران اسلام !حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں درود وسلام پیش کرنا یہ وہ حکم الہی ہے کہ اللہ تعالی نے نہ صرف بندوں کواس کاحکم فرمایا بلکہ وہ خوداپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم پردرود بھیجتا ہے،اسی لئے سیدنا امیرحمزہ رضی اللہ عنہ نے امت کو پیام دیا کثرت سے درودشریف کااہتمام کریں' کیونکہ حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت بابرکت میں درود پیش کرنا میزان میں سب سے زیادہ وزنی عمل ہے،سفرمعراج کے موقع پرسیدنا امیرحمزہ رضی اللہ عنہ کونبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں ملاحظہ فرمایا کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال فرمارہے ہیں اوران سے ارشادفرمایا کہ تمہاری نظر میں محبوب ترین عمل کونسا ہے؟تو انہوں نے یہی عرض کیا کہ ہدیۂ درودہی بہترعمل اورنامۂ اعمال میں سب سے اہم چیز اورقیمتی ذخیرہ ہے۔جیسا کہ "نزہۃ المجالس"میں روایت ہے:

عن النبی صلی الله علیه وسلم دخلت الجنة لیلة أسری بی فاستقبلنی حمزة بن عبد المطلب فسألته أی الأعمال أفضل وأحب إلی الله أثقل فی المیزان فقال الصلاة علیک والترحم علی أبی بکر وعمر.

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ شب معراج جب میں جنت میں داخل ہوا تو حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے میرا استقبال کیا، میں نے ان سے دریافت کیا کہ وہ کونسا عمل ہے جس کو سب سے زیادہ فضیلت والا، اللہ تعالی کے دربار میں محبوب ترین اور میزان میں سب سے زیادہ وزنی سمجھتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: آپ کی خدمت میں درود پیش کرنا اور آپ کی شان و عظمت بیان کرنا' نیز حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے حق میں خدائے تعالی سے درخواست رحمت کرنا۔

(نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس، باب مناقب أبی بکر وعمر جمیعا رضی اللہ عنہما، ج1، 348)

جنت میں اعلی مقام پر فائز

حضرات! سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کو اللہ تعالی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قرابت بافیض وصحبت بابرکت سے جنت کے اعلی مقامات پر فائز فرمایا، جیسا کہ ابھی مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ آپ نے سفر معراج کے موقع پر جنت میں حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام کا استقبال کیا، اسی طرح امام حاکم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی "مستدرک "اور امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی "جامع الاحادیث" میں روایت ہے:

عن ابن عباس رضی الله عنهما ، قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : دخلت الجنة البارحة فنظرت فیها فإذا جعفر یطیر مع الملائکة ، وإذا حمزة متکیء علی سریر.	سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے،انہوں نے فرمایا:حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:گزشتہ شب جب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ (حضرت)جعفر (رضی اللہ تعالی عنہ) جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کررہے ہیں اور (حضرت)حمزہ (رضی اللہ تعالی عنہ) ایک عظیم تخت پرٹیک لگائے بیٹھے ہیں۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم،ذکر إسلام حمزۃ بن عبد المطلب،حدیث نمبر4878۔جامع الأحادیث للسیوطی،حدیث نمبر12265۔)

آسمانوں میں آپ کا مبارک تذکرہ

برادران اسلام!سیدنا امیرحمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی سیرت کے بیان اورآپ کے مبارک تذکرہ کواللہ تعالی نے یہ رفعت وعظمت اورقبولیت وبلندی عطا کی ہے کہ آپ کا تذکرہ صرف زمین والے ہی نہیں کرتے بلکہ آسمان والے بھی آپ کا ذکرخیر کرتے ہیں،جیسا کہ مستدرک علی الصحیحین میں روایت ہے:

قالوا : لما أصیب حمزة جعل رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول :	حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے فرمایا:جب سیدنا امیرحمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ارشادفرمانے لگے:

لن أصاب بمثلك أبدا ، ثم قال لفاطمة ولعمته صفية رضي الله عنهما : أبشرا أتاني جبريل عليه الصلاة والسلام ، فأخبرني أن حمزة مكتوب في أهل السماوات حمزة بن عبد المطلب أسد الله وأسد رسوله.	آپ کی جدائی سے بڑھ کر میرے لئے کوئی اور صدمہ نہیں ہوسکتا، پھر آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اپنی پھوپھی جان حضرت صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا: خوش ہوجاؤ! ابھی جبریل امین علیہ السلام میرے پاس آئے تھے ،انہوں نے مجھے خوشخبری سنائی کہ یقیناً حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا نام مبارک آسمان والوں میں لکھا ہوا ہے: "حمزة بن عبد المطلب أسد الله وأسد رسوله "سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیر ہیں۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، ذکر إسلام حمزة بن عبد المطلب، حدیث نمبر، حدیث نمبر 4869)

برادران اسلام! غزوۂ احد میں چونکہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت عظمی ہوئی، اسی لئے بہ اختصار اس کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ کی شہادت کا واقعہ ذکر کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے:

غزوۂ احد

غزوۂ احد 3ھ میں واقع ہوا۔"اُحُد" مدینہ طیبہ کے ایک وسیع پہاڑ کا نام ہے ،جس کے متعلق نبی برحق صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشادفرمایا: هَـذَا جَبَـلٌ يُـحِبُّنَـا

وَنُحِبُّهُ. یہ(اُحُد)وہ پہاڑ ہے جوہم سے محبت کرتا ہےاورہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب احد یحبنا ونحبہ،حدیث نمبر 4083)

یہ حق و باطل کا معرکہ اسی پہاڑ کے دامن میں واقع ہوا۔ اس معرکہ میں مسلمانوں کے کاروان حق کی تعداد سات سو (700)تھی ،جس میں صرف سو (100)صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زرہ پوش تھے،اور قریش کا لشکر تین ہزار(3000) افراد پر مشتمل تھا،جن میں سات سو(700) افراد زرہ پوش تھے۔حق وصداقت کی راہ میں جام شہادت نوش کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد ستر(70)تھی' جبکہ باطل پرستوں کے تیس(30)افراد جہنم رسید ہوئے۔

سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت عظمیٰ:

غزوۂ احد میں سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مکمل شجاعت وجواں مردی کے ساتھ اہل مکہ کا مقابلہ کرتے رہے۔ ہند بنت عتبہ کے وحشی نامی ایک حبشی غلام جو ماہر نشانہ باز تھے اور وہ دونوں اس وقت تک مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے' چنانچہ ان سے ہندہ نے کہا: اگر تم جنگ میں امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کردو تو تمہیں آزاد کردیا جائے گا، وہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا مسلسل تعاقب کررہے تھے اور موقع کی تلاش میں تھے کہ جیسا ہی موقع ملے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ پر نشانہ لگائیں گے۔ وہ ایک مقام پر چھپ کر بیٹھ گئے ،جب سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ مقابلہ کرتے ہوئے ان کے قریب سے گزرے تو انہوں نے چھپ کر آپ رضی اللہ عنہ پر ایک نیزہ سے وار کیا جو سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی ناف مبارک سے ہوکر پشت مبارک سے نکل گیا۔اور آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ پھر ہندہ نے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک کی بے حرمتی کی

اور آپ کا شکم مبارک چاک کر کے اس سے جگر کو نکالا اور چبا کر نگلنا چاہا لیکن وہ نگل نہ سکی۔ واضح رہے کہ بعد میں حضرت وحشی اور حضرت ہندہ دونوں کو نعمت اسلام سے سرفرازی ہوگئی! رضی اللہ عنہما۔ جس وقت آپ کی شہادت ہوئی اس وقت آپ کی عمر مبارک چوپن (54) سال تھی۔

جیسا کہ امام حاکم نے ''مستدرک'' میں روایت کی ہے: حمزة بن عبد المطلب وقتل يوم أحد وهو ابن أربع وخمسين. (المستدرک علی الصحیحین للحاکم، ذکر اسلام حمزة بن عبد المطلب، حدیث نمبر 4880)

نیکیاں کرنے والے اور مصیبتوں کو دور کرنے والے

حضرات! جب سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے شدید رنج و ملال کا اظہار فرمایا اور نہایت غمگین ہوگئے یہاں تک کہ آپ کی چشمان مقدس سے آنسو رواں ہوگئے اور جب حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہداء احد کی نماز جنازہ پڑھائی تو ہر شہید کی نماز جنازہ کے ساتھ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ بھی پڑھائی، اس لحاظ سے آپ کو یہ اعزاز و امتیاز حاصل ہے کہ ستر مرتبہ آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی، چنانچہ شرح مسند ابو حنیفہ، ذخائر عقبی اور سیرت حلبیہ میں روایت ہے:

وعن ابن شاذان من حديث ابن مسعود رضي الله عنه :	حضرت ابن شاذان رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ

ما رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم باكيا قط أشد من بكائه على حمزة رضى الله عنه ، وضعه فى القبلة ، ثم وقف على جنازته ، وأنحب حتى نشغ، أى شهق ، حتى بلغ به لغشى من البكاء يقول : يا حمزة يا عم رسول الله وأسد رسوله : يا حمزة يا فاعل الخيرات ، يا حمزة يا كاشف الكرب ، يا حمزة يا ذاب عن وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ، وكان صلى الله تعالى عليه وسلم إذا صلى على جنازة ، كبر عليها أربعا. وكبر على حمزة سبعين تكبيرة ، رواه البغوى فى معجمه .

ہم نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کبھی اتنا اشک بار نہیں دیکھا جتنا کہ آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت پر اشک بار ہوئے،آپ نے انہیں قبلہ کی جانب رکھا ، پھر آپ جنازہ کے سامنے قیام فرما ہوئے،آپ اس قدر اشک بار ہوئے کہ سسکیاں بھی لینے لگے، قریب تھا کہ رنجیدگی کے سبب آپ پر بیہوشی طاری ہوجائے،آپ یہ فرماتے جاتے:اے حمزہ!اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچا،اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے شیر!اے حمزہ ! اے نیکیوں کو انجام دینے والے!اے حمزہ ! اے مصیبتوں کو دور کرنے والے!اے حمزہ ! اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جانب سے دفاع کرنے والے،حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب نماز جنازہ ادا فرماتے تو چار مرتبہ تکبیر فرماتے اور آپ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ستر (70) مرتبہ تکبیر کے ساتھ نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔امام بغوی نے اس روایت کو اپنی معجم میں نقل کیا ہے۔

(شرح مسند أبی حنیفۃ ،ج1،ص526۔ ذخائرالعقبی ۔ج1،ص:176۔السیرۃ الحلبیۃ ،ج4،ص153۔سمط النجوم العوالی فی أنباء الأوائل والتوالی ،ج1،ص161۔المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی۔)

عظمت وفضیلت

برادران اسلام! سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا جو اندوہناک واقعہ پیش آیا اورحق تعالی نے آپ کو جو سرفرازی اور فضیلت عطا فرمائی ، اس کا تذکرہ مختلف کتب حدیث وکتب تاریخ میں ملتاہے' چنانچہ مستدرک علی الصحیحین اور امام طبرانی کی معجم اوسط وغیرہ میں روایت ہے:

عن علي قال : إن أفضل الخلق يوم يجمعهم الله الرسل ، وأفضل الناس بعد الرسل الشهداء ، وإن أفضل الشهداء حمزة بن عبد المطلب	حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، آپ نے فرمایا: جس دن اللہ تعالی تمام مخلوق کو جمع فرمائے گا ان میں سب سے افضل انبیاء ومرسلین ہی رہیں گے اور رسولوں کے بعد سب سے افضل شہداء کرام ہوں گے اور یقیناً شہداء کرام میں سب سے افضل حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ ہونگے ۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم ، ذکر إسلام حمزة بن عبد المطلب ، حدیث نمبر: 4864۔ المعجم الأوسط للطبرانی، حدیث نمبر: 930۔ جامع الأحادیث للسیوطی ، حدیث نمبر:4003۔ کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، کتاب الفضائل من قسم الأفعال ، باب فضائل الصحابة مفصلا مرتبا علی ترتیب حروف المعجم ، حرف الحاء ، حمزة رضی اللہ عنہ ، حدیث نمبر:36937)

سید الشہداء ہونے کا شرف

مخبر صادق صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی عظیم شہادت سے متعلق ارشاد فرمایا کہ آپ شہداء امت کے سردار ہیں ، جیسا کہ امام حاکم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے روایت کی ہے:

عن جابر رضی الله عنه ، عن النبی صلی الله علیه وسلم قال :سید الشهداء حمزة بن عبد المطلب ، ورجل قام إلی إمام جائر فأمره ونهاه فقتله .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں،آپ نے ارشاد فرمایا:حمزہ بن عبد المطلب تمام شہیدوں کے سردار ہیں اور ایک وہ ہستی بھی سید الشہداء ہے جو کسی ظالم بادشاہ کے سامنے حق کا پرچم بلند کرے اور اسے بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور وہ بادشاہ اسے شہید کردے۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم،ذکر إسلام حمزة بن عبد المطلب ،حدیث نمبر4872)

نیز اس روایت کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے روایت نقل کیا ہے۔(المعجم الأوسط للطبرانی،باب العین من اسمہ علی،حدیث نمبر:4227)

لقب ''سید الشہداء'' سے متعلق ایک شبہ کا ازالہ

حضرات! یہاں یہ شبہ نہ کیا جائے کہ حدیث مبارک میں سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو کہا گیا ہے،تو پھر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کو سید الشہداء کیوں کہا جاتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بھی سید الشہداء ہیں اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بھی سید الشہداء ہیں ، کیونکہ حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو بھی سید الشہداء فرمایا اور اس ہستی کو بھی سید الشہداء کے لقب سے ممتاز کیا جو کسی ظالم بادشاہ کے سامنے حق کو پیش کرے اور باطل

کے خلاف آواز اٹھائے یہاں تک کہ جامِ شہادت نوش کرے، چنانچہ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے ظالم وجابر حاکم یزید پلید کے خلاف آواز اٹھائی اور حق کا پیام پہنچایا اور آپ کو اس ظالم نے شہید کروادیا، لہذا اس حدیث شریف کی روشنی میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بھی سید الشہداء کہا جاتا ہے اور دونوں حضرات کا اپنی اپنی شان کے لحاظ سے سید الشہداء ہونا حدیث شریف کی روشنی میں حق وصداقت پر مبنی ہے۔

شہداء احد کی فضیلت

برادران اسلام! غزوۂ احد میں شہید ہونے والے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی خصوصی حیات سے متعلق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے انہیں جنت میں امتیازی مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہے اور وہ اللہ تعالی کی عطا کردہ نعمتوں سے استفادہ کررہے ہیں جیسا کہ مسند امام احمد میں حدیث شریف ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ بِأُحُدٍ جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَرْوَاحَهُمْ فِي أَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ''احد'' میں تمہارے بھائی شہید ہوگئے تو اللہ تعالی نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھا، وہ حضرات سیرابی کے لئے جنت کی نہروں پر آتے ہیں، وہ جنت کے پھل تناول کرتے ہیں اور عرش کے سایہ میں سونے کی قندیلوں میں آرام کرتے ہیں،

فَلَمَّا وَجَدُوا طِيبَ مَشْرَبِهِمْ وَمَأْكَلِهِمْ وَحُسْنَ مُنْقَلَبِهِمْ قَالُوا يَا لَيْتَ إِخْوَانَنَا يَعْلَمُونَ بِمَا صَنَعَ اللَّهُ لَنَا لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجِهَادِ وَلاَ يَنْكُلُوا عَنِ الْحَرْبِ .فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَؤُلاَءِ الآيَاتِ عَلَى رَسُولِهِ (وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتاً بَلْ أَحْيَاء......).

جب وہ اپنے کھانے اور مشروبات کی خوشبو کو پائے اور اپنے بہترین ٹھکانہ کو دیکھے تو کہنے لگے:اے کاش! ہمارے بھائی بھی جان لیتے کہ اللہ تعالی نے ہمارے لئے کیا کیا نعمتیں تیار کررکھی ' تاکہ وہ جہاد سے بے رغبتی نہ کریں اور میدان جنگ سے پیچھے نہ ہٹیں۔تو اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:تمہاری جانب سے یہ خوش خبری میں ان تک پہنچاتا ہوں! پھر اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیاتِ کریمہ نازل فرمائیں: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ . ترجمہ:اور جولوگ اللہ تعالی کے راستہ میں شہید کئے گئے انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھنا بلکہ اللہ تعالی کے نزدیک زندہ ہیں اوران کورزق مل رہاہے۔

(سورۃ ال عمران،169۔مسند الامام احمد،مسند عبد اللہ بن العباس،حدیث نمبر2430)

شہداء احد کی زیارت پر حضور ﷺ اور خلفاء ثلاثہ کی مداومت

حضرات!حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہ معمول مبارک تھا کہ آپ ہرسال اہتمام کے ساتھ شہداء احد کی زیارت کے لئے تشریف لیجایا کرتے اور حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال مبارک کے بعد آپ کی اتباع میں سیدنا

صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ،سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اپنے اپنے دورِخلافت میں ہر سال پابندی کے ساتھ شہداء احد کی زیارت کے لئے تشریف لیجایا کرتے تھے،سیدنا علی مرتضی رضی للہ عنہ کے دورِخلافت میں چونکہ آپ نے کوفہ کو دارالخلافہ بنایا تھا' اسی لئے آپ کا قیام کوفہ میں تھا،چنانچہ آپ کے بارے میں اس معمول کا تذکرہ نہ ملنے کی وجہ سے غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے،جیسا کہ تفسیر روح المعانی،تفسیر قرطبی،تفسیر درمنثور اور تفسیر ابن کثیر وغیرہ میں روایت ہے:

وأخرج ابن جرير عن محمد بن إبراهيم قال : كان النبي صلى الله عليه وسلم يأتي قبور الشهداء على رأس كل حول فيقول : (سلام عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عقبى الدار) وكذا كان يفعل أبو بكر . وعمر .وعثمان رضي الله تعالى عنهم .	حضرت ابن جریر رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حضرت محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے روایت نقل کی ہے،آپ نے فرمایا،حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہر سال کی ابتداء میں شہداء احد کی زیارت کے لئے تشریف لاتے اور فرماتے:"سلامتی ہو تم پر کیونکہ تم نے صبر کیا،تو کیا ہی اچھا آخرت کا گھر ہے" اوراسی طرح ہر سال حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ،حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ بھی زیارت کیا کرتے۔

(تفسیر القرطبی،ج9،ص312۔روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی۔الدر المنثور فی التأویل بالمأثور۔تفسیر ابن کثیر۔السیرۃ النبویۃ لابن کثیر،ج3،ص90۔ مغازی الواقدی،دفن شہداء احد،ج1،311)

حضرات ! ماہ شوال المکرّم کی مناسبت سے آج غزوۂ احد کا تذکرہ کیا گیا اور سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب بیان کئے گئے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ جو کچھ ہم نے کہا اور سنا ہے اسے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے توسل سے قبول فرمائے اور سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت مبارکہ کی روشنی سے ہماری تاریک زندگیوں کو روشن ومنور کرے۔ آمِیْن بِجَاہِ سَیِّدِنَا طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.
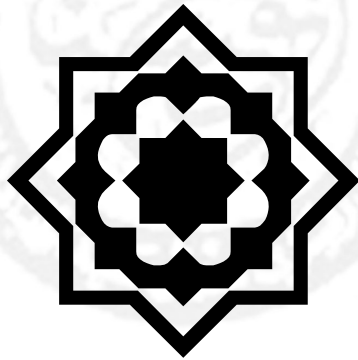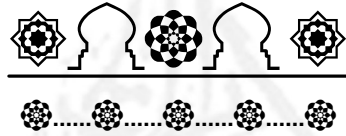
علم، فضیلت واہمیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنْ، وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنْ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنْ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنْ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنْ .

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِی خَلَقَ .صَدَقَ اللہُ الْعَظِیْمْ .

برادران اسلام ! ماہ شوال میں چونکہ دینی مدارس وجامعات کے نئے تعلیمی سال کا آغاز ہوتا ہے،اسی مناسبت سے آج کتاب وسنت کی روشنی میں علم کی اہمیت اور فضیلت سے متعلق کچھ عرض کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔

تعلیم ہر بلندی کا زینہ اور ہر ترقی کا ذریعہ ہے، ہر دور میں وہی قوم اور وہی جماعت کامیاب رہی جس نے اپنے آپ کو تعلیم سے وابستہ رکھا،درحقیقت ظاہری ترقی اور باطنی عروج علم ہی سے متعلق ہے۔تعلیم سے خود علم حاصل کرنے والا ترقی کرتا ہےاور معاشرہ کے لئے بھی ترقی کی راہیں کھلتی ہیں۔تعلیم کے ذریعہ انسان ترقی وعروج کی منزلیں طئے کرتا ہوا اوجِ ثریا پر پہنچتا ہے تعلیم کے ذریعہ ہر میدان میں شہسواری کرتا ہے ہوائی جہاز وراکٹ کی ظاہری پرواز بھی تعلیم کے بغیر نہیں ہوسکتی اور روحانی وحقیقی پرواز کے لئے بھی تعلیم ضروری ہے،تعلیم انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی میراث اور ان کا پیغام ہے،تعلیم ایک ایسا انقلاب ہےجس کے ذریعہ افراد اور اقوام کی تقدیر سنورتی ہے، تعلیم کی وجہ سے تہذیب وتمدن کا وجود ہے،اس کے ذریعہ طبیعت شائستہ ہوتی ہے،

جذبات واحساسات پاکیزہ ہوتے ہیں اور مزاج سنجیدہ ہوتا ہے، اُسی کے اثر سے ابلیسی قوتیں، شیطانی طاقتیں اور طاغوتی خیالات نیست ونابود ہوتے ہیں۔

دین اسلام نے دینی اور عصری تمام قسم کے علوم حاصل کرنے کی حد درجہ تاکید فرمائی ہے، اسلام علم کی راہ میں کسی ایک مقام پر رک کے رہنے کی اجازت نہیں دیتا بلکہ لمحہ بہ لمحہ اس میں از دیاد واضافہ چاہنے کا حکم دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی نے علم میں اضافہ وترقی مزید کی دعا کرنے کا حکم فرمایا:

وَقُلْ رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا . اور آپ عرض کیجئے: اے میرے پروردگار! میرے علم میں اضافہ فرما۔

(سورۃ طٰہٰ۔114)

پہلی وحی، تحصیل علم سے متعلق

دین اسلام میں تعلیم کو نہایت درجہ اہمیت دی گئی ہے، سب سے پہلی وحی علم حاصل کرنے سے متعلق نازل ہوئی، ارشاد الٰہی ہے:

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِی خَلَقَ پڑھئے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔

(سورۃ العلق۔1)

حضرات! اس آیت کریمہ پر غور فرمائیں! یہاں پڑھنے کا تو حکم ہے لیکن کیا پڑھا جائے اس کا متعین طور پر ذکر نہیں فرمایا اسی طرح پیدا کرنے کا تو ذکر ہے لیکن کس کو پیدا کیا اس پہلی آیت میں اس کی تصریح نہیں فرمائی۔ نہ ''اِقْرَأْ'' کا مفعول مذکور ہے اور نہ ''خَلَقَ'' کا مفعول مذکور، اس اسلوب کلام سے اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ارض وسماء، شمس وقمر، کواکب وانجم، کل کائنات کا خالق ہے۔

لہٰذا علم وقراءت تحقیق وریسرچ کا موضوع بھی کائنات پست و بالا کی ہر ہر شیء کو بنایا جائے گویا انسان کو یہ اشارہ دے دیا گیا کہ وہ طلب علم کی راہ میں ہر موضوع پر دسترس حاصل کرنے کی سعی مسلسل کرتا رہے تاکہ معرفت خداوندی کی نعمت لازوال سے بہرہ مند ہو سکے، محض اشیاء وآثار میں کھو کر خالق ومالک سے غافل نہ ہو جائے، بقول شاعر

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا　　اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا　　زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا

قرآن کریم سیکھنے کی فضیلت

حضرات! قرآن کریم وہ مقدس کتاب ہے جسے اللہ تعالی نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قلب اطہر پر نازل فرمایا، جس کی ہر آیت اور ہر حرف میں مخلوق کے لئے ہدایت ہے، اس کلام مبارک کے ہر حرف کی تلاوت پر دس دس نیکیوں کی بشارت دی گئی، نیز سب سے بہتر شخص اسی کو قرار دیا گیا جو قرآن کریم سیکھے اور دوسروں کو سکھائے، جیسا کہ صحیح بخاری میں حدیث شریف ہے:

عَنْ عُثْمَانَ رَضِی اللهُ عَنْهُ عَنِ	حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ حضرت نبی اکرم
النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ	صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ
قَالَ : خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ	آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں بہترین شخص وہ ہے
الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ	جو قرآن کریم سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ ۔ حدیث نمبر 5027)

قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی برکت صرف دنیا کی حد تک محدود نہیں بلکہ آخرت میں بھی بندہ اس کی برکت سے مالا مال کیا جاتا ہے، قبر میں بھی اس کے ساتھ

عزت واکرام کا معاملہ کیا جاتا ہے،جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے:

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:یَا أَبَا هُرَیْرَةَ عَلِّمِ النَّاسَ الْقُرْاٰنَ وَتَعَلَّمْهُ فَإِنَّکَ اِنْ مُتَّ وَأَنْتَ کَذٰلِکَ زَارَتِ الْمَلَائِکَةُ قَبْرَکَ کَمَا یُزَارُ الْبَیْتُ الْعَتِیْقُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے،آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:اے ابو ہریرہ!لوگوں کو قرآن سکھاتے رہو اور سیکھتے رہو،کیونکہ اسی حال میں اگر تمہیں موت آ جائے تو فرشتے تمہاری قبر کی اس طرح زیارت کریں گے جیسے کعبۃ اللہ شریف کی زیارت کی جاتی ہے۔

(جامع الاحادیث للسیوطی،مسند أبی ہریرۃ،حدیث نمبر:4265 ۔کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال ،حرف العین کتاب العلم من قسم الأفعال،باب فی فضلہ والتحریض علیہ،حدیث نمبر:29377)

حافظ قرآن کی فضیلت

حافظ قرآن کے فضائل میں کئی ایک احادیث شریفہ وارد ہیں دسویں صدی ہجری کے محدث جلیل علامہ علی متقی ہندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معروف کتاب ''کنز العمال''میں حافظ قرآن کی فضیلت سے متعلق متعدد احادیث وروایات نقل کی ہیں:

حامل القرآن حامل رایة الإسلام ومن اکرمه فقد اکرم الله ومن اهانه علیه لعنة الله. (فر عن ابی امامة).

حافظ قرآن اسلام کے جھنڈے کو اٹھانے والا ہے اور جس شخص نے اس کی تعظیم کی یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی اور جس نے اس کی توہین کی اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

www.ziaislamic.com

(کنز العمال الباب السابع: فی تلاوۃ القرآن وفضائلہ الفصل الاول: فی فضائلہ فی فضائل تلاوۃ القرآن حدیث نمبر:2294)

نیز مسند امام احمد میں حدیث پاک ہے:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْقَ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حافظ قرآن سے کہا جائے گا: قرآن کریم پڑھتا جا اور درجہ بہ درجہ چڑھتا جا اور ترتیل کے ساتھ تلاوت کر جس طرح تو دنیا میں تلاوت کرتا تھا کیونکہ تیرا مقام آخری آیت کے پاس ہے جس کو تو پڑھے گا۔

(مسند احمد 6508)

تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
کتاب خواں ہے مگر صاحب کتاب نہیں
(علامہ اقبال)

علم حدیث حاصل کرنے کی برکت

حضرات! قرآن کریم اور حدیث شریف قانون اسلام کی بنیاد و اساس ہیں، قرآن کریم ایک جامع قانون اور دستور الہی ہے، جس کی تفصیل، تشریح وتوضیح احادیث مبارکہ کے ذریعہ ملتی ہے، قرآن کریم میں نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے کا حکم ہے،

روزوں کی فرضیت کا ذکر ہے، حج کا حکم دیا گیا ہے لیکن واضح طور پر نمازوں کی تعداد و اوقات ،رکعتوں کا تعین ،زکوۃ کے نصاب کی مقدار ،روزے کے مستحبات ومباحات' مکروہات ومفسدات نیز مناسک حج وعمرہ بیان نہیں کئے گئے بلکہ یہ ساری تفصیلات اللہ تعالی نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ فرمادی۔

آپ کے فرامین وارشادات قانون کی حیثیت رکھتے ہیں،آپ کا ہر قول وفعل شریعت کا درجہ رکھتا ہے،حدیث شریف کی خدمت کرنے والوں کے حق میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خصوصی دعا فرمائی جیسا کہ سنن ابن ماجہ میں حدیث شریف ہے:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَبَلَّغَهُ.

حضرت عبد الرحمٰن بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے،وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:اللہ تعالی خوش حال رکھے اس شخص کو جو ہماری کوئی حدیث سنے اور اسے دوسروں تک پہنچادے۔

(سنن ابن ماجہ،مقدمۃ،باب من بلغ علما،حدیث نمبر 238)

خدمت حدیث میں مشغول رہنے والے حضرات کو یہ خصوصی شرف حاصل ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں اپنا خلیفہ وجانشین قرار دیا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے:

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے،آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم میں جلوہ گر ہوئے

www.ziaislamic.com

فَقَالَ: " اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللهِ: وَمَنْ خُلَفَاؤُکَ؟ قَالَ: اَلَّذِیْنَ یَأْتُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ وَیَرْوُوْنَ أَحَادِیْثِیْ وَیُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسُ " . "طس.

اور آپ نے تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ! میرے جانشینوں پر رحم فرما! صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے جانشین وخلفاء کون ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے جانشین وہ ہیں جو میرے بعد آئینگے اور میری احادیث کی روایت کرینگے اور لوگوں کو اس سے روشناس کرائینگے۔

(کنز العمال ، کتاب العلم باب فی آداب العلم والعلماء ،حدیث نمبر:29488)

چالیس احادیث یادکرنے پرشفاعت کی بشارت

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس احادیث یاد کرنے والے شخص کے لئے خصوصی بشارت عطا فرمائی ہے' جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے روایت نقل کی ہے:

من حفظ على أمتى أربعين حديثًا من السنة كنت له شفيعًا و شهيدًا يوم القيامة (ابن عدى ، وابن النجار ، والرافعى عن ابن عباس .ابن الجوزى فى العلل عن ابن عمر)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا جو فرد میرے معمولات میں سے چالیس حدیثیں یاد کرے تو بروز قیامت میں اس کی شفاعت کرنے والا اور اللہ تعالی کے دربار میں اس کے ایمان کی گواہی دینے والا رہوں گا۔

(جامع الأحادیث للسیوطی، حرف المیم، حدیث نمبر 22048)

اسی طرح کی ایک اور روایت امام بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے:

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ حَفِظَ عَلَی أُمَّتِیْ أَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْمَا یَنْفَعُهُمْ مِنْ أَمْرِ دِیْنِهِمْ بُعِثَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنَ الْعُلَمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ سَبْعِیْنَ دَرَجَةً ، اَللهُ أَعْلَمُ بِمَا بَیْنَ كُلِّ دَرَجَتَیْنِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے جس شخص نے چالیس احادیث یاد کی جو انہیں ان کے دین کے معاملہ میں نفع دینے والی ہوں تو ایسا شخص قیامت کے دن علماء کے ساتھ اٹھایا جائے گا، اور عالم کی فضیلت عابد (عبادت کرنے والے) پر ستر درجہ زیادہ ہے، اللہ تعالی ہی بہتر جانتا ہے کہ ہر درجہ کے درمیان کتنی بلندی ہے۔

(شعب الإیمان للبیهقی، السابع عشر من شعب الإیمان وهو باب فی طلب العلم حدیث نمبر 1684)

علم فقہ سیکھنے کی برکت

حضرات! علم فقہ کوئی نیا علم نہیں ہے بلکہ قرآن وحدیث کے مجموعہ اور دین کی سمجھ بوجھ کا نام ہے، اس کی ہر مسلمان کو ضرورت ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

لِیَتَفَقَّهُوا فِی الدِّین. 　چاہئے کہ وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں۔

(سورۃ التوبۃ، 122)

www.ziaislamic.com

اللہ تعالی علم فقہ کی دولت سے انہی بندوں کو نوازتا ہے جن کے ساتھ اللہ تعالی خصوصی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں حدیث شریف ہے:

مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی جس شخص کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے، اور اس کے سوانہیں کہ میں ہی تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالی عطا فرماتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین، حدیث نمبر 71)

امام اعظم اور طلب علم کا اشتیاق

برادران اسلام! آج علم حاصل کرنے کے لئے ہمیں کافی سہولتیں میسر آئی ہیں، کتابیں طبع شدہ ہیں، مدارس وجامعات قائم ہیں، اس کے برخلاف گزشتہ صدیوں میں اتنی سہولتیں اور آسانیاں نہیں تھیں، تحصیل علم کے لئے ایک ملک سے دوسرے ملک کا سفر کیا جاتا تھا، اگر کسی کو معلوم ہوجاتا کہ فلاں صاحب کے پاس حدیث شریف ہے تو مہینوں سفر کی صعوبتیں برداشت کرکے اسے حاصل کرتے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سولہ سال کی عمر میں اپنے والد محترم کے ساتھ حج بیت اللہ کے لئے گئے، وہاں آپ نے ایک صحابی کو دیکھا کہ وہ حدیث شریف بیان فرمارہے ہیں، تو آپ نے فوراً اپنے والد محترم سے درخواست کی کہ آپ کو ان کی خدمت میں پیش کریں، کثیر مجمع کے باوجود امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ حصول علم اور صحابی

جلیل کے چہرۂ مبارک کے دیدار کے اشتیاق میں آگے بڑھے اور ان کی خدمت میں حاضر ہوکر براہ راست ان سے حدیث شریف سننے کی سعادت حاصل کی جیسا کہ مسند ابو حنیفہ میں روایت ہے:

عن أبی یوسف قال : سمعت أبا حنیفة رحمه الله یقول : حججت مع أبی سنة ثلاث وتسعین ولی ست عشرة سنة فإذا شیخ قد اجتمع الناس علیه فقلت لأبی : من هذا الشیخ ؟ فقال : هذا رجل قد صحب النبی صلی الله علیه وسلم یقال له عبد الله بن الحارث بن جزء ، فقلت لأبی : فأی شیء عنده ؟ قال : أحادیث سمعها من رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت لأبی :

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے سنہ ترانوے "93" ھ میں اپنے والد کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کی اور اس وقت میری عمر سولہ "16" سال تھی، میں نے کیا دیکھا کہ ایک بزرگ شخصیت تشریف فرما ہیں، جن کے اردگرد لوگ حاضر ہیں، یہ دیکھ کر میں نے اپنے والد محترم سے عرض کیا کہ یہ بزرگ صاحب کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یہ وہ مرد مؤمن ہیں جنہوں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صحبت کا شرف پایا ہے، انہیں "عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ تعالی عنہ" کہا جاتا ہے۔ تو میں نے اپنے والد سے کہا: ان کے پاس کیا ذخیرہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: ان کے پاس وہ احادیث ہیں جن کو انہوں نے خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے، تو میں نے اپنے والد بزرگوار سے عرض کیا:

www.ziaislamic.com

قدمني إليه حتى أسمع منه، فتقدم بين يدى وجعل يفرج الناس حتى دنوت منه فسمعته يقول : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من تفقه فى دين الله كفاه الله همه ورزقه من حيث لا يحتسب قال أبو عمر : ذكر محمد بن سعد كاتب الواقدى أن أبا حنيفة رأى أنس بن مالك ، وعبد الله بن الحارث بن جزء الزبيدى .

مجھے ان کی خدمت میں پیش کیجئے تا کہ میں ان سے کچھ سنوں، تو وہ آگے بڑھے اور لوگوں کے درمیان راستہ بنانے لگے یہاں تک کہ میں ان سے قریب ہوگیا اور میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا: "حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دین میں سمجھ حاصل کرے تو اللہ تعالی اس کی فکر ومصیبت کو دور کر دیتا ہے اور اس کو ایسے مقام سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرتا ہے" حضرت ابوعمر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: حضرت محمد بن سعد رحمۃ اللہ تعالی علیہ جو امام واقدی کے کاتب ہیں انہوں نے بیان کیا ہے کہ بیشک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن حارث بن جزز بیدی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے۔

(مسند أبي حنيفة ،روايةً عن عبد الله بن الحارث بن جزء الزبيدى ،حديث نمبر1)

فضیلت علم پر مشتمل جامع فرمان عالی شان

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے فرامین عالیہ کے ذریعہ بے شمار مقامات پر علم کی فضیلت کو اجاگر فرمایا: ایک روایت میں آپ نے علم کے تقریبا پینتیس "35" فوائد بیان فرمائے ہیں، آپ کا وہ فرمان عالی شان ملاحظہ ہو:

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمُوْا الْعِلْمَ فَإِنَّ تَعَلُّمَهُ لِلّٰهِ حَسَنَةٌ وَطَلَبَهُ عِبَادَةٌ وَمُذَاكَرَتَهُ تَسْبِيْحٌ وَالْبَحْثَ عَنْهُ جِهَادٌ وَتَعْلِيْمَهُ لِمَنْ لَّا يَعْلَمُهُ صَدَقَةٌ وَبَذْلَهُ لِأَهْلِهِ قُرْبَةٌ لِأَنَّهُ مَعَالِمُ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَمَنَارُ سَبِيْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَهُوَ الْأَنِيْسُ فِيْ الْوَحْشَةِ وَالصَّاحِبُ فِيْ الْغُرْبَةِ وَالْمُحَدِّثُ فِيْ الْخَلْوَةِ وَالدَّلِيْلُ عَلَى السَّرَّاءِ وَالْمُعِيْنُ عَلَى الضَّرَّاءِ وَالسِّلَاحُ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَالزَّيْنُ عِنْدَ الْأَخِلَّاءِ يَرْفَعُ اللهُ بِهِ أَقْوَامًا فَيَجْعَلُهُمْ لِلْخَيْرِ قَادَةً وَأَئِمَّةً يُقْتَفٰى آثَارُهُمْ وَيُقْتَدَى بِأَفْعَالِهِمْ وَيُنْتَهَى إِلَى رَأْيِهِمْ تَرْغَبُ الْمَلَائِكَةُ فِيْ خُلَّتِهِمْ وَتَمْسَحُهُمْ بِأَجْنِحَتِهَا

اورحضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:علم سیکھا کرو؛ کیونکہ اللہ تعالی کی رضا کی خاطرعلم سیکھنا نیکی ہے،اس کا حاصل کرنا عبادت ہے ،آپس میں علمی گفتگو کرنا اللہ تعالی کی تسبیح کرنے کے درجہ میں ہے،علم میں تحقیق کرنا جہاد کے برابر ثواب رکھا ہے ، بےعلم شخص کوتعلیم دینا نیکی اور صدقہ ہے،اورعلم کواس کے اہل پرخرچ کرنا قرب الٰہی کا ذریعہ ہے کیونکہ علم حلال وحرام سے واقفیت کا وسیلہ ہے، وہ اہل جنت کے راستہ کا مینار ہے،اورعلم وحشت وتنہائی میں مونس وغمگسار ہے،سفر میں بہترین ساتھی ہے،تنہائی میں گفتگو کرنے والا ہے، وہ خوش حالی میں رہنما اور تنگدستی میں مددگار ہے،دشمنوں کے خلاف ہتھیار ہے اور دوستوں کے حق میں زینت ہے۔علم کے سبب اللہ تعالی کچھ افراد کو رفعت وبلندی عطا فرماتا ہے اور انہیں خیر وبھلائی کے کاموں میں ایسا قائد وامام بناتا ہے کہ ان کے نقش قدم پر چلا جاتا ہے،ان کے طریقہ کو اپنایا جاتا ہے،اور ان کی رائے کوقول فیصل مانا جاتا ہے۔فرشتے ان کے اخلاق کو پسند کرتے ہیں اور اپنے پروں کوان کے لئے بچھاتے ہیں،

يَسْتَغْفِرُ لَهُمْ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَحِيْتَانُ الْبَحْرِ وَهَوَامُّهُ وَسِبَاعُ الْبَرِّ وَأَنْعَامُهُ لِأَنَّ الْعِلْمَ حَيَاةُ الْقُلُوْبِ مِنَ الْجَهْلِ وَمَصَابِيْحُ الْأَبْصَارِ مِنَ الظُّلَمِ يَبْلُغُ الْعَبْدُ مِنَ الْعِلْمِ مَنَازِلَ الْأَخْيَارِ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَا فِيْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالتَّفَكُّرُ فِيْهِ يَعْدِلُ الصِّيَامَ وَمُدَارَسَتُهُ تَعْدِلُ الْقِيَامَ. بِهٖ تُوْصَلُ الْأَرْحَامُ وَبِهٖ يُعْرَفُ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَهُوَ إِمَامُ الْعَمَلِ وَتَابِعُهُ يُلْهَمُهُ السُّعَدَاءُ وَيُحْرَمُهُ الْأَشْقِيَاءُ.

ہر خشک وتر ان کے حق میں بخشش کی دعا کرتے ہیں،سمندر کی مچھلیاں اور جانوراور خشکی کے درندے اور چوپائے ان کی مغفرت کے لئے دعا کرتے ہیں؛ کیونکہ علم جہالت میں رہنے والوں کے حق میں دلوں کو زندگی بخشنے والا ہے،تاریکی میں رہنے والوں کے لئے نگاہوں کا چراغ ہے۔بندہ علم کی برکت سے نیکوکاروں کے مقامات پر پہنچتاہے اور دنیا وآخرت میں بلند درجات پر فائز ہوجاتا ہے،اورعلم کے اندرغور وفکر کرنا روزہ رکھنے کے برابر ہے،آپس میں بیٹھ کر پڑھنا رات میں قیام کرنے کے برابر ہے،اسی کے ذریعہ رشتوں کو جوڑا جاتا ہے،اسی کے ذریعہ حلال وحرام کو جانا جاتا ہے،اور وہ عمل کی طرف لے جانے والا اوراس کے ساتھ رہنے والا ہے،وہ نیک بختوں کو عطا کیا جاتا ہے اور بدبختوں کو اس سے محروم رکھا جاتا ہے۔

(نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس، باب فضل العلم واہلہ)

تحصیل علم کا مقصد

بندۂ مؤمن کا عمل اللہ تعالی کے دربار میں اسی وقت شرف قبولیت حاصل کرتا ہے جبکہ وہ عمل خالصۃً اللہ تعالی کی رضا وخوشنودی کے لئے انجام دیا گیا ہو، کیونکہ اعمال کا

www.ziaislamic.com

دارومدار نیت پر موقوف ہے،جس طرح نیت ہوگی اس طرح ثواب ملے گا،اسی طرح علم حاصل کرنے کا یہ مقصد ہونا چاہئے کہ ہم اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رضا وخوشنودی کے لئے علم حاصل کررہے ہیں،ہم اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے اوراس علم کو دوسروں تک پہنچائیں گے،حق کے پیام کو عام کریں گے،سنجیدہ طریقہ سے باطل کوختم کرنے کی مکمل کوشش کریں گے۔

علوم دینیہ ہوکہ علوم عصریہ ہرایک سے مقصود خدمت خلق کے ساتھ معرفت حق تعالی ہے،ارشادخداوندی ہے:

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ . پھر جان لوکہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(سورۃ محمد۔19)

نیز اللہ جل شانہ کاارشاد ہے:

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ.

ایسا کیوں نہیں ہوا کہ ان کی ہر بڑی جماعت سے ایک چھوٹی جماعت نکلتی تاکہ وہ دین میں تفقہ (سوجھ بوجھ) حاصل کرتی اوراپنی قوم کو ڈراتی جب وہ اس کے پاس لوٹتی تاکہ وہ لوگ ڈرنے والے ہوجاتے۔

(سورۃ التوبۃ۔122)

مذکورہ آیت کریمہ کی تفسیر میں علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ینبغی ان یکون غرض المعلم الارشاد والانذاروغرض المتعلم اکتساب الخشیة لا التبسط والاستکبار.

معلم کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہئے کہ طالب علم کوہدایت ورہنمائی کا راستہ بتلائے بداعتقادیوں اور بداعمالیوں سے ڈرائے اورطالب علم کا کلیدی مقصد یہ ہوکہ ہمیشہ خداوندتعالی کا خوف اپنے دل میں رکھے،اس کا مقصود نہ سیروتفریح ہواور نہ بڑائی کا حصول۔

(روح المعانی، سورۃ التوبۃ۔122)

تحصیل علم کا اولین مقصد اور انتہائی غرض یہی ہونی چاہئے کہ انسان دل کی سیپی میں خوف خدا کا موتی سموئے ہوئے رضائے الٰہی کا طلب گار اور خوشنودیٔ یزدانی کا خواستگار رہے، ارشاد الٰہی ہے:

إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاء.	یقیناً اللہ تعالی سے اس کے بندوں میں علم والے ہی ڈرتے ہیں۔

(سورۃ الفاطر۔28)

علم حاصل کرنے والا اپنے علم کے ذریعہ نہ شہرت وعزت طلب کرے اور نہ نام ونمود کی خواہش رکھے، نہ کوئی اور فاسد وکاسد مقصد پیش نظر رکھے' حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فاسد اغراض کے لئے علم حاصل کرنے سے منع فرمایا، چنانچہ ترمذی میں حدیث پاک ہے :

حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :	حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا میں نے حضرت رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:
مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ .	جس شخص نے اس غرض سے علم طلب کیا کہ اُس کے ذریعہ علماء کا مقابلہ کرے یا جاہلوں کے ساتھ جھگڑا کرے یا اپنے علم کے ذریعہ لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرلے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ دوزخ میں داخل کرے گا۔

(جامع الترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فیمن یطلب بعلمہ الدنیا. حدیث نمبر2866)

نیز جامع ترمذی میں حدیث شریف ہے: حضرت شُفَی اصبحی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر حدیث پاک بیان کرنے کی درخواست کی، جب آپ نے حدیث شریف بیان کرنا شروع کیا تو آپ پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ آپ سسکیاں لیتے ہوئے بے ہوش ہوگئے، جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا: میں تمہیں وہ حدیث شریف بیان کرتا ہوں جسے میں نے اس مقام پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنی ہے، آپ پر متعدد مرتبہ غشی طاری ہوتی رہی، جب افاقہ ہوا تو فرمایا: بروز قیامت تین اشخاص کو دربار الہی میں پیش کیا جائے گا، (1) وہ شخص جسے قرآن کا علم دیا گیا، (2) وہ شخص جو خدا کی راہ میں شہید کیا گیا، اور (3) مالدار شخص۔ پھر اللہ تعالی قاری قرآن سے فرمائے گا: أَلَمْ أُعَلِّمْکَ مَا أَنْزَلْتُ عَلَى رَسُولِي قَالَ بَلَى يَا رَبِّ. کیا میں نے تمہیں وہ کلام نہیں سکھایا جسے میں نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر نازل کیا، وہ عرض کریگا، کیوں نہیں! ارشاد ہوگا: تو نے اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: کُنْتُ أَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ. میں شب وروز اس کی تلاوت کرتا رہا، ارشاد ہوگا: تو نے جھوٹ کہا، فرشتے بھی کہیں گے: تو جھوٹا ہے، اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا: تو چاہتا تھا کہ یہ کہا جائے "فلاں شخص قاری ہے" وہ تو تجھے کہہ دیا گیا۔ مالدار سے کہا جائے گا: میں نے تجھے فراخی وخوشحالی نہیں دی تھی یہاں تک کہ تجھے کسی کا محتاج نہ رکھا، وہ کہے گا: کیوں نہیں! ارشاد ہوگا: میری عطا کی ہوئی دولت سے تو نے کیا عمل کیا؟ کہے گا: میں رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا رہا، اور صدقہ کرتا رہا، اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا ہے، فرشتے بھی کہیں گے کہ تو جھوٹا ہے، ارشاد ہوگا، تو یہ چاہتا تھا کہ کہا جائے "فلاں بڑا

سخی ہے" اور وہ تو کہا جاچکا ہے، پھر شہید کو لایا جائے گا، پوچھا جائے گا کہ تو کس لئے قتل کیا گیا؟ وہ کہے گا: تو نے مجھے اپنے راستہ میں جہاد کا حکم دیا ہے، اس لئے میں نے جہاد کیا: یہاں تک کہ میں شہید ہوگیا، اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا ہے، فرشتے بھی کہیں گے تو نے جھوٹ کہا ہے، اللہ تعالی فرمائے گا: تیری نیت یہ تھی کہ لوگ کہیں "فلاں بہت بہادر ہے" اور یہ بات کہی جاچکی ہے، پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ! مخلوق خدا میں سب سے پہلے ان ہی تین اشخاص سے جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔

(جامع الترمذی، ابواب الزہد، باب ماجاء فی الریاء والسمعة. حدیث نمبر۔2557)

طلبہ جو علم حاصل کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں' اپنے اوقات کو حصول علم کے لئے صرف کرتے ہیں وہ بطور خاص اخلاقی اقدار کے حامل ہوں، ہر خوبی کے خوگر ہوں اور ہر بری صفت و مذموم عادت سے گریزاں ہوں، طلبہ کو زیور علم سے اس لئے آراستہ نہیں کیا جاتا کہ وہ اعلی سندیں حاصل کریں اور لوگ انہیں تعلیم یافتہ کہیں، بلکہ تعلیم اور تدریس کا مقصد یہ ہے کہ دنیا ان کی گفتار و کردار اور طریقۂ کار کو دیکھ کر اخلاق کا درس حاصل کرے، وہ مخلوق خدا کے لئے راہ اخلاق میں سنگ میل بنیں، ان کا اخلاقی معیار سب کے لئے کسوٹی کی حیثیت رکھتا ہو۔

تعلیم نسواں اور اسلامی نظریہ

برادران اسلام! انسانی زندگی صرف مرد کے وجود سے مکمل نہیں جب تک کہ اس کے ساتھ عورت شامل نہ ہو، عورت معاشرہ کا ایک اہم جزء ہے، عائلی، معاشرتی اور گھریلو، تربیتی مسائل خواتین سے وابستہ ہیں اگر صرف مرد کی تعلیم کی طرف توجہ کی جائے

اوراس معاملہ میں عورت کونظرانداز کردیا جائے تو یہ نہ صرف عورت پرظلم ہوگا بلکہ معاشرہ کاایک بڑاحصہ ناخواندگی میں مبتلا' حصول تعلیم سے محروم اور مقاصد تعلیم سے بے بہرہ ہوجائے گا،اس لئے اسلام نے عورت کی تعلیم کوبھی ضروری قراردیاہے۔

دختران ملت دینی تعلیم اوردنیوی تعلیم ہردومیں حصہ لیکر باکردار خواتین کی حیثیت سے معاشرہ کےظہر و بطن کی اصلاح کرسکتی ہیں،خواتین کی اصلاح کرنا،انہیں دینی،تعلیمی، اصلاحی ذمہ داریوں کا احساس دلانا،بچوں کی تربیت کاشعور پیدا کرنا،انہیں تعلیم یافتہ ،باشعور بنانا اوراخلاقی خوبیوں سے آراستہ کرنا نہایت ضروری ہے،اس میں خواتین بھی اہم کرداراداکرسکتی ہیں پردہ کامکمل اہتمام کرتے ہوئے اورحدودشرعی میں رہ کرسماجی خدمات بھی انجام دے سکتی ہیں،چنانچہ صحیح بخاری شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَسْقِي ، وَنُدَاوِي الْجَرْحَى ، وَنَرُدُّ الْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ .	حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے،وہ فرماتی ہیں کہ ہم حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں پانی پلاتیں' زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں اورشہداءکومدینہ طیبہ کی جانب لے جاتیں۔

(صحیح البخاری ، ج:1، کتاب الجهاد ،باب مداواة النساء الجرحی فی الغزو، ص:403،حدیث نمبر:2882)۔

عہدنبوی میں باعظمت صحابیات زخمیوں کی تیمارداری کرتی تھیں معرکوں میں پانی پلاتی تھیں اورمختلف امورانجام دیا کرتی تھیں۔

الحاصل عفت مآب دختران اور پاکدامن خواتین حجاب کو اپناتے ہوئے

عصری علوم بھی حاصل کریں اوراندرونی وبیرونی ،معاشی ومعاشرتی، صنعتی فنون سے آراستہ ہوں اور بالواسطہ وبلاواسطہ حسب ضرورت خدمات انجام دیں، اورعلم طب کے شعبہ نسوانی امراض میں تخصص حاصل کریں اوراس کی اسپیشلسٹ بن جائیں۔

تعطیلات سے استفادہ کریں

برادران اسلام !انسان اپنی زندگی میں روزانہ کی مصروفیات کے باوجود کچھ فرصت بھی پاتا ہے ان فرصت کے لحات میں اُسے کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی ایسے وقت آدمی چاہتا ہے کہ اُسے بہتر سے بہتر کام میں گذارے بعض افراد اپنا وقت بے فائدہ کاموں میں گذارتے ہیں عارضی طور پرشوق کی تسکین اورخواہش کی تکمیل ہوتی ہے لیکن اس کی وجہ سے اُن کی صحت فکراورطبیعت پر بُرااثر مرتب ہوتا ہے سنیما بینی لہوولعب ہنسی مذاق مخرب اخلاق مناظر میں یہ اپنا بیش قیمت وقت صرف کرتے ہیں اوراپنے لئے نقصان بھی مول لیتے ہیں جوامورشرعی طور پرممنوع ہیں اُن کی قباحت تو واضح ہے غیرممنوع اورمباح کھیل بھی اس قدر کھیلنا کہ ورزش کی حد سے بڑھ جائے اورآدمی کوغفلت میں مبتلا کردے ایک طالب علم کواُس سے بھی اجتناب وگریز کرنا چاہئے۔ارشادنبوی ہے:مِنْ حُسْنِ إِسْلاَمِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لاَ يَعْنِيهِ. ترجمہ: بہترین مسلمان وہ ہے جولایعنی عمل چھوڑدے۔(جامع الترمذی،ابواب الزہد، باب فیمن تکلم بکلمۃ یضحک بہا الناس،باب ......حدیث نمبر2487)

وقت کی دولت جس نے گنوائی
اس نے عزت کہیں نہ پائی

جس وقت تعلیم حاصل کی جارہی ہے اس زمانہ طالبعلمی میں جوفرصت

www.ziaislamic.com

وتعطیلات کے اوقات میسر آئیں ان کو بہتر طور پر گذارنے کے لئے اپنے آپ کو تعلیمی مشاغل میں مصروف رکھا جائے۔ جیسے گرمائی تعطیلات میں مختصر مدتی اسلامک اسٹڈیز کورسس کمپیوٹر کورسس اسپوکن انگلش کورسس اسپوکن عربک کورسس وغیرہ۔طالب علم مستقبل میں اپنے مقررہ کاموں سے فارغ ہوکر جولمحاتِ فرصت پائے انہیں بہتر طور پر گذارے جیسے قراءت قرآن کریم ،قرآن فہمی اورمعلومات عامہ میں ازدیاد واضافہ کرنے والے تعلیمی پروگرام وغیرہ سے استفادہ کرے۔

ضمیر لالہ میں روشن چراغ آرزو کردے
چمن کے ذرے ذرے کو شہید جستجو کردے

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ معلم کتاب وحکمت ،قاسم علم ونعمت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے توسل سے ہمیں علم نافع کی دولت سے مالا مال فرمائے اور جو کچھ ہم نے سیکھا ہے اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِین بِجَاهِ سَیِّدِنَا طٰهٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.
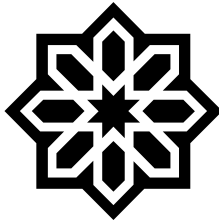
خوف وخشیت، تقرب الٰہی کا ذریعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنْ، وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنْ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنْ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنْ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنْ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ . صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

برادران اسلام! بندۂ مومن کا یہ ایمان وعقیدہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی ہی معبود حقیقی ہے، وہی خالق و مالک ہے اور بڑائی وکبریائی اُسی کے لائق وسزاوار ہے، قدرت کاملہ اُسی کی صفت ہے، چنانچہ ایک بندہ کی اپنے مولی سے وابستگی اس کی بندگی کا حقیقی ثبوت ہے، اس پر اپنے آقا کی اطاعت اور اس کے احکام کی بجا آوری لازم ہے اور اپنے پروردگار سے ڈرنا اور خوف وخشیت رکھنا اس کے لئے انتہائی ضروری ہے، بارگاہ خداوندی میں خوف وخشیت کے ساتھ رہنے والوں سے متعلق اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ. — اور جو اپنے رب کے سامنے حاضر ہونے سے ڈرتا ہے اُس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

(سورۃ الرحمٰن۔46)

خوف وخشیت کا تقاضہ یہ ہے کہ بندہ کا ہر قول وعمل مرضئ الٰہی کے مطابق رہے، اس کی ہر حرکت وسکون منشأ خداوندی کے موافق رہے، وہ ہر آن اور ہر گھڑی اس خوف میں گزارے کہ اللہ تعالی کہیں اس کے کسی عمل سے یا اس کی کسی بات سے ناراض نہ ہوجائے۔

جب کوئی اس طرح خوف وخشیت کا خوگر ہوجاتا ہے تو اُسے ایسی ایسی نعمتیں دی جاتی ہیں کہ کسی جن وبشر نے گمان بھی نہ کیا ہوگا، اس کے لئے دو جنتیں ہوں گی، جنت میں خصوصی واعلی درجہ کی نعمتیں ہوں گی، اُس کے لئے گھنے باغ ہوں گے، بہتے چشمے ہوں گے، تمام میووں کی دو دو قسمیں ہوں گی ،نظریں نیچی رکھنے والی یاقوت ومرجان جیسی حوران بہشت ہوں گی، جنہیں کوئی انسان یا کوئی جن دیکھا اور نہ چُھوا ہوگا۔

صاحب رسالۂ قشیریہ حضرت عبد الکریم قشیری رحمۃ اللہ علیہ خوف کی اہمیت بتلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

وقد فرض الله سبحانه علی العباد ان یخافوه فقال تعالی: وخافون ان کنتم مومنین۔	یقیناً اللہ سبحانہ وتعالی نے بندوں پر فرض فرمایا ہے کہ وہ اس سے خوف کریں! چنانچہ ارشاد الہی ہے: اور اگر تم مومن ہوتو مجھ سے ڈرتے رہو!۔

(سورۃ ال عمران ۔175)(الرسالۃ القشیریۃ ،الفصل الاول، باب الخوف)

وعیدوں کے ذریعہ خدائے ذوالجلال کی تنبیہ

بندہ جب اپنے دل میں اللہ تعالی کا خوف رکھتا ہے تو اس کی عملی زندگی میں تقوی وپرہیزگاری پیدا ہوتی ہے، اللہ رب العزت نے اپنے کلام مقدس میں جابجا اپنی ذات سے ڈرنے' خوف کرنے اور تقوی وپرہیزگاری اختیار کرنے کا حکم فرمایا، حشر کے دن خسارہ اٹھانے والوں کا ذکر فرماتے ہوئے سورۂ زمر میں حق تعالی ارشاد فرماتا ہے:

لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ذَلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِ عِبَادَهُ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ .

ان کے اوپر آگ کے سائباں ہونگے اور ان کے نیچے بھی آگ کے فرش ہونگے، یہ (وہی عذاب ہے) جس سے اللہ تعالی اپنے بندوں کوڈراتا ہے، تواے میرے بندو! مجھ سے ڈرتے رہو!

(سورۃالزمر۔16)

خوف خدا کی ایک عظیم مثال

حضرات! رب العالمین سے ڈرنے اور پرہیزگاری اختیار کرنے والے بندے خدائے تعالی کے حکم کی بجا آوری کس طرح کرتے ہیں، خوف الٰہی سے ان کے دلوں کا کیا حال ہوا کرتا ہے؟ اس سلسلہ میں صحیح بخاری شریف میں مذکور ایک واقعہ ملاحظہ ہو:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلاً فِيمَنْ كَانَ سَلَفَ أَوْ قَبْلَكُمْ آتَاهُ اللَّهُ مَالاً وَوَلَدًا يَعْنِي أَعْطَاهُ قَالَ فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لِبَنِيهِ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ .قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے گزشتہ امت کے ایک شخص کا ذکر فرمایا؛ جسے اللہ تعالی نے مال واولاد سے نوازا تھا۔حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشادفرمایا: جب اس کے دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آیا تو اس نے اپنے لڑکوں سے کہا : بحیثیت والد میں نے تمہاری کیسی پرورش کی ؟ انہوں نے کہا : آپ نے والد کی طرح پرورش کی، اس نے کہا: تمہارے والد وہ ہیں جنہوں نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں کوئی نیکی نہیں پیش کی،

فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ وَإِنْ يَقْدَمْ عَلَى اللَّهِ يُعَذِّبْهُ فَانْظُرُوا، فَإِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي أَوْ قَالَ فَاسْهَكُونِي ثُمَّ إِذَا كَانَ رِيحٌ عَاصِفٌ فَأَذْرُونِي فِيهَا . فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا فَقَالَ اللَّهُ كُنْ . فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ ، ثُمَّ قَالَ أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ ؟ قَالَ مَخَافَتُكَ أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ فَمَا تَلاَفَاهُ أَنْ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت قتادہ نے اس کی شرح فرمائی کہ نیکی جمع نہ کروائی ، جب میں اللہ تعالی کی بارگاہ میں پیش ہونگا تو وہ مجھے عذاب دیگا، تو تم یادرکھو! جب میں انتقال کرجاؤں تو مجھے جلادینا، یہاں تک کہ میں کوئلہ ہوجاؤں ، تو مجھے پیس دینا' یا انہوں نے کہا: ریزہ ریزہ کرنا' پھر جب تیز ہوا چلے تو مجھے اڑادینا، اوراس نے اس بات پر اپنے بیٹوں سے وعدہ لیا۔ خدا کی قسم! انہوں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالی نے حکم فرمایا: ''کُن ''تو وہ آدمی کھڑا ہوگیا، پھر اللہ تعالی نے ارشادفرمایا: اے میرے بندے! تجھے ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے عرض کیا: تیرے خوف وخشیت نے یا یہ کہا کہ تجھ سے ڈرتے ہوئے ۔تو اس کی تلافی یوں ہوئی کہ اللہ تعالی نے اس پر رحم فرمادیا۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب الخوفِ من اللہ، حدیث نمبر:6481)

اگر چہ اللہ تعالی کے عذاب سے بچنے اورخوف کرنے کا یہ طریقہ درست نہیں تھا، کیونکہ جسم کے ذرات مشرق ومغرب میں بھی پھیل جائیں تب بھی اللہ تعالی اُن کو یکجا کرکے زندہ کرنے پر قدرت رکھتا ہے، تاہم اُس شخص نے جو کچھ اپنے بیٹوں سے کہا تھا اُس کا سبب وداعیہ یہی تھا کہ وہ اللہ تعالی سے ڈرتا ہے، اُس کے دل میں پروردگار عالم کا خوف تھا، محض خوفِ الٰہی کی وجہ سے اللہ تعالی نے اُس کے گناہوں کو معاف فرمایا اور اُس پر لطف وکرم فرمایا۔

حضرات ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں اگر کوئی اس طرح کی وصیت کرتا ہے تو وہ وصیت نا قابلِ عمل ہوتی ہے اور خدانخواستہ اولاد اس پر عمل کرتی ہے تو وہ گناہگار قرار پاتی ہے۔

بروز حشر سات (7) افراد سایۂ رحمت میں

برادران اسلام! کتاب وسنت میں جہاں اللہ تعالی اوراس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرنے اوران سے خوف نہ کرنے والوں کے حق میں وعیدیں سنائی گئیں، وہیں خوف خدا رکھنے اوراس کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے والوں کے حق میں بشارتیں بھی سنائی گئیں،انہیں بے سائیگی اور مشقتوں والے دن سایۂ رحمت عطا کئے جانے کی خوش خبری دی گئی، صحیح بخاری شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی الله عليه وسلم قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِی ظِلِّهِ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ :الإِمَامُ الْعَادِلُ ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِی عِبَادَةِ رَبِّهِ ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ نے ارشاد فرمایا:سات (7)افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالی اپنے سایۂ رحمت میں رکھے گا' اس دن اس کے سایۂ رحمت کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا : (1)انصاف پسند بادشاہ، (2)وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھا ہو، (3)

www.ziaislamic.com

وَرَجُلاَنِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ .وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ .

وہ شخص جس کا دل مسجد سے نکلتے وقت دوبارہ مسجد کو لوٹنے تک مسجد ہی میں لگا رہتا ہے، (4)وہ دوافراد جواللہ تعالی کے لئے محبت کرتے ہوں؛اسی کی خاطر ملتے ہوں اور اسی کی خاطر جدا ہوتے ہوں، (5)وہ آدمی جسے حسب ونسب اور جمال والی عورت نے (گناہ کے لئے)اپنی طرف بلایا ہوتو اس نے کہدیا: میں اللہ تعالی سے خوف کرتا ہوں!،(6)وہ آدمی جو پوشیدہ صدقہ کرے، یہاں تک کہ اس کا بایاں ہاتھ نہ جان سکے کہ اس کے سیدھے ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟(7)اور وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ تعالی کو یاد کرے اور اس کی آنکھ سے آنسو رواں ہوگئے۔

(صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلاَةَ ، وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ، حدیث نمبر:660)

صحابۂ کرام کے مجاہدات اور خشیت کا حال

برادران اسلام! صحابۂ کرام باوجود یہ کہ انہیں جنت کی بشارت دی جاچکی تھی؛ لیکن خدائے ذوالجلال کے خوف وخشیت کا جو غلبہ تھا اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا؛ چنانچہ حضرت شیخ الاسلام عارف باللہ امام محمد انوار اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب حقیقۃ الفقہ میں اس سلسلہ میں روایت نقل فرماتے ہیں: ایک روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے

کمال افسوس سے فرمایا کہ صحابہ کی یہ حالت تھی کہ رات بھر وہ قیام اور سجود اور تلاوت قرآن میں مشغول رہتے اور اتنا روتے کہ آنسوؤں سے اُن کے کپڑے تر ہوجاتے۔اور اب ایسے لوگ دیکھے جاتے ہیں کہ رات غفلت میں گزار دیتے ہیں، اِس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی نے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا، اُس وقت تک کہ آپ شہید ہوگئے۔(ملخص از: حقیقۃ الفقہ ،ج1 ص277)

خوف الٰہی عظیم نعمت اور شیوۂ صالحین

برادران اسلام! خوف الٰہی ایسی عظیم نعمت ہے کہ جسے یہ حاصل ہوجائے وہ دنیاوآخرت دونوں میں کامیاب وکامران ہوگا۔صحابہ کرام واہل بیت عظام اور صالحین امت وبزرگان دین کی زندگیاں ہمارے لئے بہترین نمونہ ہیں، وہ اپنی زندگی میں ہرلحظہ وہرآن اللہ تعالی سے ڈرتے رہتے اور آخرت کی فکر میں رہتے، دن کی روشنی ہو یا رات کی تاریکی، ہمیشہ وہ اپنے مولی سے لولگائے رہتے ہیں، ان کے خوف وخشیت کو بیان کرتے ہوئے حق تعالی فرماتا ہے:

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا.	ان کے پہلو خوابگاہوں سے علٰحدہ رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو خوف وامید کی حالت میں پکارا کرتے ہیں۔

(سورۃ حم السجدۃ۔6)

امام زین العابدین پر غلبۂ خشیت

حضرت ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے خوف وخشیت کا حال بیان کرتے

ہوئے فرمایا: حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہما جب وضوفرماتے تو آپ کا چہرہ زرد پڑجاتا' گھر والوں نے وجہ دریافت کی تو فرمایا: تم جانتے نہیں کہ کس کے حضور میں کھڑا ہونے کا ارادہ کرتا ہوں! (مواعظ حسنہ، ج1، ص250)

حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کے آنسو سے پرنالہ بہہ رہا تھا حضرت کے آنسوؤں کا وہ پانی کسی شخص کے جسم پر گرا، اس شخص نے پوچھا کہ پرنالہ سے جو پانی گر رہا ہے ناپاک تو نہیں ہے؟ حضرت جواب دیئے بھائی دھوڈالو! یہ گنہگار کے آنکھ کا پانی ہے۔ (میلادنامہ' مولفہ حضرت محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ، ص138)

اس طرح ان حضرات کے دل خوف الٰہی سے سرشار رہتے اور یہ نفوس قدسیہ ہمیشہ اللہ کے دربار میں ڈرتے اور گڑگڑاتے رہتے۔

مسلمان ہمیشہ آخرت کی فکر کرے!

حضرات! ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ان بزرگان دین کی مبارک زندگیوں سے روشنی حاصل کرے، اپنے اندر خوف خدا پیدا کرے اور ہمیشہ تصور آخرت ملحوظ رکھے! اور حشر کے دن کے حساب ومؤاخذہ کو یاد رکھے اور یہ بات ذہن نشین رکھے کہ ایک وقت ایسا بھی آنے والا ہے؛ جس میں اللہ تعالیٰ ذرہ برابر کی گئی نیکی کا بدلہ دے گا اور ذرہ برابر کی ہوئی بُرائی سزا دے گا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ.	توجس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

(سورۃ الزلزال:7،8)

حضرت امام اعظم اور خشیت الٰہی

حضرت شیخ الاسلام عارف باللہ امام محمد انوار اللہ فاروقی بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی نمازوں کا حال اور آپ کی خشیت خداوندی کا ذکر کرتے ہوئے الانتصار،الخیرات الحسان اور تبییض الصحیفہ کے حوالہ سے روایت نقل فرماتے ہیں: یزید ابن لیث رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک روز امام صاحب نے عشاء میں سورۂ اذازلزلت پڑھی اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ بھی جماعت میں شریک تھے' نماز کے بعد دیکھا کہ اُن پر فکر کے آثار نمایاں اور حالت متغیر ہے، میں چلا گیا' جب صبح کے قریب آکر دیکھا تو آپ کھڑے ہیں، اور داڑھی پر ہاتھ رکھے ہوئے کہہ رہے ہیں:

یامن یجزی بمثقال ذرة خیرا ویامن یجزی بمثقال ذرة شرا. آجر النعمان عبدک من النار ومایقرب منها وادخله فی سعة رحمتک.

اے ذرہ بھر بھلائی کا اس سے بہتر بدلہ دینے والے پروردگار! اے ذرہ بھر برائی کا اسی کے مثل جزا دینے والے پروردگار! تیرے بندے نعمان کو دوزخ اور اس سے قریب کرنے والی چیزوں سے نجات عطا فرما اور تیری وسعت وکشادگی والی رحمت کے سایہ میں اُسے جگہ عطا فرما۔)

(حقیقۃ الفقہ، ج 1 ص 280، بحوالہ الانتصار لسبط ابن الجوزی، الخیرات الحسان لابن حجر المکی، تبییض الصحیفۃ للسیوطی)

خوف خدا اور عمل صالح کی برکتیں

برادران اسلام! رب العالمین کی اطاعت، اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی

www.ziaislamic.com

اتباع کرنے کی اوراپنے دلوں میں خوف خدار کھتے ہوئے دین اسلام کے سنہری اصول وقوانین پر پابندر ہنے کی بےشمار برکتیں ہیں،اللہ رب العزت ان پر دنیا میں بھی نظر کرم فرماتا ہے اور آخرت میں بھی انہیں سرفراز کرنے کا وعدہ فرمایا ہے ،رب کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ عمل کرنے اوراس سے خوف کرنے والوں پررب العزت کی کیسی سرفرازیاں ہوتی ہیں،ان کاعمل بارگاہ الٰہی میں کیا حیثیت رکھتا ہے؛ حدیث مبارک کی روشنی میں سمجھتے چلیں:

عن علی قال :قال رسول الله صلی الله علیه وسلم " :إن ثلاثة نفر انطلقوا إلی حاجة لهم فأووا إلی جبل فسقط علیهم، فقالوا :یا هؤلاء - یعنی بعضهم لبعض -تفکروا فی أحسن أعمالکم فادعوا الله بها لعل الله یفرج عنکم . فقال أحدهم :اللهم إنه کانت لی امرأة صدیقة أطیل الاختلاف إلیها

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،انہوں نے فرمایا،حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین افراد کسی ضرورت کے لئے چلے اورانہوں نے ایک غار میں پناہ لی ،تو وہ چٹان غار پر گرپڑی اور بالکل نکلنے کی صورت نہ رہی۔وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے:اے ساتھیو!تم اپنے اچھے اعمال کے بارے میں غور کرواور اس کے وسیلہ سے اللہ تعالی سے دعا کرو!ضرور اللہ تعالی تم سے مصیبت کو دور فرمادیگا،ان میں ایک نے کہا:اے اللہ!ایک اجنبی خاتون کے ساتھ میرے تعلقات تھے میں اُس کے پاس کثرت سے جایا کرتا تھا،

فتـركتها من مخافتك وابتغاء مـرضـاتك فـإن كنت تعلم ذلك فـفـرج عنـا .قـال: فـانـصـدع الـجبـل عنهم حتى طـمـعـوا فـي الـخـروج ولـم يستـطيـعـوا الـخـروج .وقـال الثاني :اللهم إنه كان لي أجراء يـعملون عملاً -أحسبه قال -: فـأخـذ كـل واحـد منهم أجره وتـرك واحـد مـنهـم أجـره، وزعـم أن أجـره أكثر من أجور أصـحـابـه، فعزلت أجره من مـالي حتى كان خيراً وماشية فـأتـانـي بـعـد مـا افتقر وكبر فـقـال :أذكـرك الـلـه فـي أجـري فـأنـا أحـوج ما كنت إليه،

میں نے اسے تجھ سے ڈرتے ہوئے اور تیری خوشنودی چاہتے ہوئے چھوڑ دیا، تو جانتا ہے کہ اگر میں نے صرف تیری رضا کے لئے اس سے دوری اختیار کی ہے تو ہم سے اس مصیبت کو دور فرما! حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: تو چٹان کا ایک تہائی حصہ ان سے ہٹ گیا کہ اُنہیں وہاں سے نکلنے امید ہوگئی، لیکن نہ نکل سکے۔ دوسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میرے ہاں چند مزدور تھے؛ جو کام کیا کرتے تھے، (راوی نے کہا:) میں سمجھتا ہوں کہ حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: تو ان میں سے ہر ایک نے اپنی اجرت لے لی اور ایک مزدور نے اپنی اجرت چھوڑ دی اور اس نے گمان کیا کہ اس کی اجرت اس کے ساتھیوں کی اجرت سے زیادہ ہے۔ (اس شخص نے کہا:) میں نے اپنے مال سے اس کی اجرت علحدہ کی، یہاں تک کہ وہ خوب مال اور مویشی ہو گئے۔ وہ میرے پاس محتاج اور بوڑھا ہو کر آیا، اور کہا: میں تجھے میری اجرت کے متعلق اللہ تعالی کی یاد دلاتا ہوں! مجھے اس کی ضرورت ہے،

www.ziaislamic.com

فانطلقت فوق بيت فأريته ما أنمى الله له من أجره في المال والماشية في الغائط - يعني في الصحارى -فقلت: هذا لك .فقال :لم تسخر بي أصلحك الله؟ كنت أريدك على أقل من هذا فتأبى علي .فدفعت إليه يا رب من مخافتك وابتغاء مرضاتك، فإن كنت تعلم ذلك ففرج عنا .فانصدع الجبل عنهم ولم يستطيعوا أن يخرجوا .وقال الثالث :يا رب كان لي أبوان كبيران فقيران ليس لهما خادم ولا راع ولا وال غيري أرعى لهما بالنهار وآوي إليهما بالليل،

تو میں (اس کے) ساتھ گھر کے اوپر گیا اور اسے زمین کا نشیبی حصہ یعنی میدان بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اجرت میں مال اور مویشیوں کی شکل میں جو برکت دی تھی، اور میں نے اس سے کہا: یہ سب تمہارا ہے، اُس شخص نے کہا: تو مجھ سے مزاق نہ کر، خدا تیرا بھلا کرے! اس نے کہا: میں اسے کم چاہتا تب بھی تم میرا انکار کر سکتے تھے (لیکن خلاف توقع اتنا سب کچھ دینے کے لئے تیاہوں) اس کے اس کہنے کے باوجود اے اللہ! میں نے تجھ سے ڈرتے ہوئے اور تیری خوشنودی چاہتے ہوئے سب کچھ اس کے حوالہ کر دیا، تو جانتا ہے کہ اگر میں یہ سب تیری رضا کے لئے کیا ہے تو ہم سے اس مصیبت کو دور فرما! تو چٹان کا ایک اور تہائی حصہ ہٹ گیا' پھر بھی وہ نہ نکل سکے۔ تیسرے شخص نے کہا: اے میرے رب! میرے بوڑھے اور ضعیف والدین تھے، میرے سوا ان کا نہ کوئی خدمت گزار اور دیکھ بھال کرنے والا تھا اور نہ کوئی کفیل تھا، دن بھر میں ان کی دیکھ بھال کرتا اور رات ان کی خدمت میں گزارتا۔

www.ziaislamic.com

وإن الكلأ تباعد فتباعدت بالماشية فأتيتهما -يعنى ليلة - بعد ما ذهب من الليل وناما، فحلبت فى الإناء ثم جلست عند رؤوسهما -يعنى بالإناء - كراهية أن أوقظهما حتى يستيقظا من قبل أنفسهما، اللهم إن كنت تعلم أنى فعلت ذلک من مخافتک وابتغاء مرضاتک ففرج .فانصدع الجبل وخرجوا."رواه البزار ورجاله ثقات.

چراگاہ بہت دور تھی اور میں ریوڑ کے ساتھ دور نکل گیا،ایک مرتبہ میں رات گزرنے کے بعد آیا؛جب تک وہ دونوں سو چکے تھے، میں نے برتن میں دودھ دوہااور وہ برتن لے کر میں ان کے سرہانے بیٹھ گیااور میں مناسب نہ سمجھا کہ انہیں بیدار کروں جب تک کہ وہ دونوں ازخود نہ بیدار ہوجائیں۔اے اللہ !تو جانتاہے اگر میں نے تیری خاطر یہ عمل کیاہے،تواس مصیبت کودورفرما! تو چٹان کا بقیہ حصہ ان سے ہٹ گیااور وہ بآسانی وہاں سے نکل گئے۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،المجلد الثامن،مسند البزار،مسند علی بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، -13415)

خدائے تعالی کے ان مخلص بندوں کے عمل کی یہ شان ہے کہ بارگاہ الہی میں اسے وسیلہ بنایا جارہاہے اوراس وسیلہ کورب قدیر درجۂ قبولیت بھی عطافرماتاہےتواب یہ ہمارے لئے مقام غور ہے کہ جب ان کے عمل کا یہ مرتبہ ہے کہ وہ بارگاہ الہی میں مقبول وسیلہ بن رہے ہیں تو پھر عمل کرنے والے مخلصین کی کیا شان ہوگی ،خدائے تعالی کے نزدیک ان کا مقام ومرتبہ کتنا بلند ہوگا اورحق تعالی ان سے نسبت رکھنے اورانہیں اپنی بارگاہ میں وسیلہ بنانے والوں کے دامن میں کس قدر برکتوں اور سعادتوں کو مقدر فرمائیگا؛اس کا

اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ نیز ہمارے لئے یہ بات بھی سبق حاصل کرنے کی ہے کہ جو عمل خوف الٰہی کی وجہ سے کیا جاتا ہے' وہ مقبول ہوتا ہے۔

نفس کا محاسبہ اور خوف خدا' وقت کا تقاضہ

برادران اسلام! آج کے اس مادیت زدہ دور میں ہمیں اپنے نفس کا محاسبہ کرنا چاہئے، آج ہر کوئی مال ودولت جمع کرنے کی فکر میں ہے، نہ حلال روزی کا خیال ہے نہ حرام کی کوئی خبر! اور نہ ہمیں اپنی معاشی ومعاشرتی ذمہ داریوں کا احساس ہے۔

خدا تجھے کسی طوفان سے آشنا کردے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں
(علامہ اقبالؔ)

ہمیں چاہئے کہ اپنے دلوں میں خوف الٰہی پیدا کرکے اپنے معاملات شریعت مطہرہ کی روشنی میں انجام دیں، معاشرتی زندگی اور اخلاقی اقدار کو صاحب خلق عظیم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔

حضرت شیخ الاسلام کا جذبۂ دیانت اور خوف وخشیت

اولیاء کرام کی مبارک زندگیوں میں ہمیں تقوی وطہارت کے عظیم نمونے ملتے ہیں، عبادت وریاضت کے ساتھ ان کی زندگی کا طریقۂ کار کیا تھا' وہ اپنے معاملات کو کس عمدگی سے انجام دیتے تھے' معاش وتجارت کے سلسلہ میں وہ کس درجہ احتیاط کرتے اور خدائے تعالی سے کتنا خوف کیا کرتے تھے' یہ ہمیں جاننے کی ضرورت ہے تاکہ ایک واضح راستہ ہمارے سامنے ہو' اس سلسلہ میں حضرت شیخ الاسلام امام محمد انوار اللہ فاروقی بانی

جامعہ نظامیہ علیہ الرحمہ کا قابل تقلید واقعہ ملاحظہ ہو:

حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمہ اپنی شادی کے تین سال بعد محکمہ مال گزاری میں خلاصہ نویس کی حیثیت سے سرکاری ملازم ہوگئے تھے۔ ڈیڑھ سال بعد آپ کے پاس ایک ایسی فائل خلاصہ لکھنے کیلئے آئی ؛ جوسودی کاروبار پر مشتمل تھی ، آپ نے اُس تحریر کا خلاصہ لکھنے کے بجائے استعفیٰ لکھ کر پیش کردیا۔ افسر اعلی نے وجہ پوچھی تو بتایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سودی معاملات کرنے والے، اسکی گواہی دینے والے اور اسکی دستاویز لکھنے والے پر لعنت بھیجی ہے، لہٰذا یہ ملازمت کرنا میرے لیے جائز نہیں۔

افسر بالا نے حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمہ کی دیانت داری کے پیش نظر کہا کہ آئندہ آپ کے پاس ایسی کوئی فائل نہیں بھیجی جائے گی، استعفیٰ واپس لے لیجئے ! لیکن آپ نے کمال دیانت داری وجذبۂ خشیت الٰہی کے ساتھ یہ کہتے ہوئے اس پیش کش کو مسترد فرمادیا کہ آپ جب تک رہے؛ یہ رعایت فرمائینگے، آپ کے بعد آنے والے افسر سے یہ توقع نہیں کہ مجھے یہ رعایت دے، بر حال اس طرح کہ شنیع معاملات کی ملازمت میرے لئے روا نہیں۔

ہمیں چاہئے کہ مذکورہ آیاتِ قرآنیہ' احادیث کریمہ اور احوال صالحین کو ذہن نشین رکھیں، ہمارے دل میں خدا کا خوف ہو، اس کی خشیت ہو، اللہ تعالی کا خوف ہم اپنے دل میں جاگزیں کرکے زندگی گزاریں تو ہمارے اعمال شریعت کے مطابق رہیں گے، ہم عبادت کریں گے تو بحسن وخوبی کریں گے، تجارت کریں گے تو اُس کی مرضی کے مطابق کریں گے، ماں باپ کے حقوق' دیگر رشتہ داروں کے حقوق' پڑوسیوں کے حقوق اور تمام

www.ziaislamic.com

متعلقین کے حقوق صحیح طور پر ادا کریں گے اور ہر قدم اُٹھانے سے پہلے سونچیں گے کہ کیا اس سے اللہ تعالی ناراض تو نہیں ہوگا' پھر اگر وہ عمل اس کی مرضی کے مطابق ہو تو پیش رفت کریں گے ورنہ اس کے بالمقابل مرضی خداوندی کو ترجیح دیں گے، اس طرح ہم اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی اور اس کی نعمتوں کو حاصل کر پائیں گے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمارے دلوں کو اپنے خوف اور خشیت سے معمور فرمائے، صحابۂ کرام، اہل بیت عظام اور بزرگان دین کی پیروی کرتے ہوئے نفس کا محاسبہ کرنے اور تصور آخرت ملحوظ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے! آمِیۡن بِجَاہِ سَیِّدِنَا طٰهٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحۡبِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ وَاٰخِرُ دَعۡوَانَا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ.
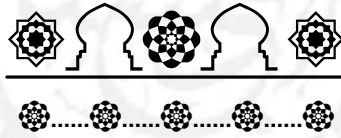
نوٹ : خطبہ اولی کیلئے ہر جمعہ کی مناسبت سے سابقہ بیانات میں درج کردہ احادیث شریفہ منتخب فرمالیں، سہولت کی خاطر ان پر بھی اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

﴿......خطبہ ثانیہ......﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ، وَاَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ اِرْغَامًا لِمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَکَفَرَ، وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ سَیِّدُ الْخَلَائِقِ وَالْبَشَرِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ مَصَابِیْحِ الْغُرَرِ.__اَمَّا بَعْد!

فَیَاعِبَادَ اللّٰہِ! اِتَّقُوْا اللّٰہَ تَعَالٰی مِنْ سَمَاعِ اللَّغْوِ وَفُضُوْلِ الْخَبَرِ، وَانْتَھُوْا عَمَّا نَھَاکُمْ عَنْہُ وَزَجَرَ، حَافِظُوْا عَلَی الطَّاعَۃِ، وَحُضُوْرِ الْجُمَعِ وَالْجَمَاعَۃِ. وَاعْلَمُوْا! اَنَّ اللّٰہَ اَمَرَکُمْ بِأَمْرٍ بَدَأَ فِیْہِ بِنَفْسِہٖ، وَثَنّٰی بِمَلَائِکَتِہِ الْمُسَبِّحَۃِ لِقُدْسِہٖ، وَثَلَّثَ بِکُمْ اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ بَرِیَّۃِ جِنِّہٖ وَاِنْسِہٖ، فَقَالَ تَعَالٰی فِیْ شَأْنِ نَبِیِّنَا مُخْبِرًا وَاٰمِرًا؛أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا؛اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْقَلْبِ وَقُرَّۃِ الْعَیْنِ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِہٖ. فَیَا اَیُّھَا الرَّاجُوْنَ مِنْہُ شَفَاعَۃً صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا؛اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْحَرَمَیْنِ وَصَاحِبِ الْھِجْرَتَیْنِ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِہٖ. فَیَااَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ اِلٰی رُؤْیَا جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا؛ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ، لَا سِیَّمَا صَاحِبِ الْغَارِ وَالرَّفِیْقِ، اَفْضَلِ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ بِالتَّحْقِیْقِ، اَلسَّابِقِ إِلَی الْاِیْمَانِ وَ

www.ziaislamic.com

التَّصْدِيْقُ، اَلْمُؤَيَّدِ مِنَ اللّٰهِ بِالتَّوْفِيْقُ، اَلْخَلِيْفَةِ الرَّاشِدُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا اَبِىْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقُ، رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ. وَعَلَى الزَّاهِدِ الْاَوَّابُ، اَلنَّاطِقِ بِالصِّدْقِ وَالصَّوَابُ، مُزَيِّنِ الْمَسْجِدِ وَالْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابُ، اَلْمُوَافِقِ رَأْيُهُ لِلْوَحْيِ وَالْكِتَابُ، اَلْخَلِيْفَةِ الرَّاشِدُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا اَبِىْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابُ، رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ. وَعَلٰى جَامِعِ الْقُرْاٰنُ، كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْاِيْمَانُ، ذِىْ النُّوْرَيْنِ وَالْبُرْهَانُ، مَنِ اسْتَحْيَتْ مِنْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمٰنُ، اَلْخَلِيْفَةِ الرَّاشِدُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانُ، رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ. وَعَلٰى اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبُ، مَظْهَرِ الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبُ، اِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبُ، اَلْخَلِيْفَةِ الرَّاشِدُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبُ، كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ. وَعَلٰى ابْنَيْهِ الْكَرِيْمَيْنُ، اَلسِّبْطَيْنِ الشَّهِيْدَيْنُ، الطَّيِّبَيْنِ الطَّاهِرَيْنُ، اَلْاِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنُ؛ سَيِّدَيْنَا اَبِىْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ وَ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ، رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا. وَعَلٰى اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةْ، سَيِّدَتِنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا. وَعَلَى جَمِيْعِ الْاَزْوَاجِ الْمُطَهَّرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنُ، وَالْبَنَاتِ الطَّيِّبَاتِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُنَّ اَجْمَعِيْنُ. وَعَلٰى عَمَّيْهِ الْمُعَظَّمَيْنِ عِنْدَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ، اَلْمُطَهَّرَيْنِ مِنَ الدَّنَسِ وَالْاَرْجَاسُ، سَيِّدَيْنَا اَبِىْ عُمَارَةَ حَمْزَةَ وَاَبِىْ الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا. وَعَلَى السِّتَّةِ الْبَاقِيَةِ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةْ، وَالَّذِيْنَ بَايَعُوْهُ تَحْتَ الشَّجَرَةْ، وَسَائِرِ الصَّحَابَةِ وَالْقَرَابٰى وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارْ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الْقَرَارْ، رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنُ.

اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنُ، وَاَعْلِ كَلِمَةَ الْحَقِّ وَالدِّيْنُ، اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنُ، وَاخْذُلِ الْكَفَرَةَ وَالْمُبْتَدِعَةَ وَالْمُشْرِكِيْنُ، اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَ

اَعْدَاءِ الدِّیْنْ، وَمَزِّقْ جَمْعَهُمْ یَا مُبِیْدَ الظَّالِمِیْنْ، اَللّٰهُمَّ دَمِّرْ دِیَارَهُمْ، وَزَلْزِلِ الْاَرْضَ مِنْ تَحْتِ اَقْدَامِهِمْ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامُ. اَللّٰهُمَّ کُنْ لَّنَا وَلَا تَکُنْ عَلَیْنَا، وَانْصُرْنَا وَلَاتَنْصُرْ عَلَیْنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیْنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ هَمِّنَا، وَلَامَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَاغَایَةَ رَغْبَتِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا بِذُنُوْبِنَا مَنْ لَّا یَخَافُکَ فِیْنَا وَلَا یَرْحَمُنَا، یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنْ. وَاکْتُبِ اللّٰهُمَّ السِّتْرَ وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِیَةَ عَلَیْنَا وَعَلٰی عَبِیْدِکَ الْحُجَّاجِ وَالْغُزَاةِ وَالْمُقِیْمِیْنَ وَالْمُسَافِرِیْنْ، فِیْ بَرِّکَ وَبَحْرِکَ وَجَوِّکَ مِنْ اُمَّةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَجْمَعِیْنْ. اَللّٰهُمَّ حَرِّرِ الْمَسْجِدَ الْبَابَرِیَّ وَالْمُقَدَّسَاتِ الْاِسْلَامِیَّةَ مِنْ اَیْدِی الظَّالِمِیْنَ الْمُعْتَدِیْنْ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِیْنَا وَلِاَسَاتِذَتِنَا وَلِمَشَائِخِنَا وَلِمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَیْنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا بِالدُّعَاءِ، وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتْ، وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتْ، اَلْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتْ، رَبَّنَااِنَّکَ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتْ، بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنْ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنْ.

إِنَّ اللّٰهَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ، یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ.

اُذْکُرُوْا اللّٰهَ تَعَالٰی یَذْکُرْکُمْ، وَادْعُوْهُ عَلٰی نِعَمِهٖ یَسْتَجِبْ لَکُمْ، وَلَذِکْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَ اَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَهَمُّ وَاَتَمُّ وَاَکْبَرْ.

۞۞۞۞۞

حضرت مولانا مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی صاحب شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ

وبانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر کی دیگر تصانیف

تذکرہ وسیر

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا جمال بے مثال (اردو،تلگو)

تصرف خیر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

دربار سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں جبرئیل امین کی حاضری (اردو،تلگو)

حقانیت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور حدیث قسطنطنیہ کی تحقیق

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالی علیہ؛ حیات وتعلیمات

اخلاقیات

قبل نکاح آپسی ارتباط اوراس کے نقصانات

تربیت اولاد کے نبوی اصول

پردہ تقدس کا ضامن (اردو،تلگو)

فضائل شب براءت؛ احادیث وآثار کی روشنی میں

شب براءت؛ رحمت الہی سے محروم کون؟

فقہیات

انوار الفتاوی

زکوۃ کے مسائل؛ عصر حاضر کے تناظر میں

بیس رکعات تراویح؛ تحقیق وتجزیہ

روزہ کے جدید مسائل (اردو،تلگو)

قربانی؛ احکام ومسائل

بحالت نشہ دی گئی تین طلاق کا شرعی حکم

تقلید کی حقیقت کیا ہے؟

زیارت قبور؛ اسلامی نقطۂ نظر

ادبیات عربی

انوار النحو

انوار الصرف

عقائد وکلام

عقیدۂ ختم نبوت؛ قرآن وحدیث کی روشنی میں

معراج شریف اور دیدار الہی

انوار المنطق

جدید تحقیقات

ٹسٹ ٹیوب بے بی؛ اسلامی نقطۂ نظر

DNA ٹسٹ کی شرعی حیثیت

جان ومال کا انشورنس؛ اسلامی نقطۂ نظر

فون اور انٹرنٹ کے ذریعہ نکاح

متفرق

انوار الاحادیث

انوار الادعیہ من الاحادیث النبویہ

تعلیمات

غیر مسلموں سے تعلقات، شرعی نقطۂ نظر

تدریسی مقاصد، عصر حاضر کے تناظر میں

الکٹرانک میڈیا اور اس کی تباہ کاریاں

خطبات

انوار خطابت برائے محرم الحرام (اول)

انوار خطابت برائے صفر المظفر (دوم)

انوار خطابت برائے ربیع الاول (سوم)

انوار خطابت برائے ربیع الثانی (چہارم)

انوار خطابت برائے جمادی الاولی (پنجم)

انوار خطابت برائے جمادی الاخری (ششم)

انوار خطابت برائے رجب المرجب (ہفتم)

انوار خطابت برائے شعبان المعظم (ہشتم)

انوار خطابت برائے رمضان المبارک (نہم)

انوار خطابت برائے شوال المکرّم (دہم)

English books

Hajj

The Matchless Prophet

Imam Hussain - The true Imam

Exposing Qadiani propaganda

Dhikr-e-Milad

Hijab - Complete protection for women

Final Word about Fatiha, Wasila and visiting graves

Test tube baby

Khwaja Ghareebnawaz - Life and teachings

Hadhrat Ghouse Azam - Life and teachings

Islam-Religion of peace

Physical intimacy before marriage

Taqleed - The truth about following the 4 Imams

uliya Allah - Miracles and
services to the Ummah

Imam Muhammad Anwarullah
Farooqui and the beliefs of the
Ahle Sunnah

Secrets of the heavenly
journey of Meraj

Qurbani - Concept and rules

How to perform Umrah

Hadhrat Abu Bakr Siddiq

20 Rakaat Taraweeh

Jibreel in the presence of the
Holy Prophet (Sallallahu
alaihi wa sallam)

The Farewell Hajj - A
brief look Ummah

www.ziaislamic.com